بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درود نورِ ذاتی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِيِّ وَالسِّرِّ السَّارِيْ فِيْ سَائِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ

اے اللہ درود و سلام اور برکتیں بھیج! ہمارے آقا و سردار محمد ﷺ پر جو کہ اپنی ذات میں نور اور تمام اسماء و صفات میں پائے جانے والے راز ہیں۔

پند و نصائح

امام غزالی

حافظ محمد قمر الزمان

جامعہ شیخ السلام

0300-6661755

نعت شریف

ہم درِ آقا پہ سر اپنا جھکا لیتے ہیں
سچ بتانا ارے دنیا تیرا کیا لیتے ہیں

جب نہیں ملتی کہیں سے بھی سکوں کی دولت
تیری محفل تیرے دیوانے سجا لیتے ہیں

وقت کی قید نہیں یہ ہیں کرم کی باتیں
جب بھی سرکار کی مرضی ہو بلا لیتے ہیں

گنبدِ خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

غم کے ماروں کا طبیبو نہ کرو کوئی علاج
ہم غمِ عشقِ نبی سے ہی دوا لیتے ہیں

جب سے دیکھا ہے نیازیؔ وہ ریاض الجنۃ
ہم تو گھر بیٹھے ہی جنت کا مزہ لیتے ہیں

اعلامیہ

لجپال لجپال
پیر سیالؒ
پیر سیالؒ

بھلوں کو بھلی
لاج

بحکم غریب نواز حضور امیر شریعت، نائب شیخ الاسلام خواجہ محمد حمید الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ

مقام تقریب آستانہ مقدسہ سیال شریف

بوقت 12:30 بجے دن بتاریخ 19 ذیقعدہ 1440 ہجری مطابق 23 جولائی 2019ء بروز منگل

اشاعت وارث نسبت پیر سیال ضیاء چشت حضرت خواجہ محمد ضیاء الحق سیالوی سجادہ نشین آستانہ مقدسہ سیال شریف کے حکم سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الرسل و خاتم النبین وعلیٰ الہ واصحابہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین اما بعد!

الحمد للہ! ہم اہلسنت وجماعت اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں اور اس کی ذات وصفات میں کسی کو اس کا ہمسر نہیں ٹھہراتے۔ اللہ کریم کو تمام عیوب ونقائص سے منزہ ومبرا اور تمام عظمتوں کا مالک سمجھتے ہیں تمام کتب سماوی پر ایمان رکھتے ہیں۔ حیات بعد از موت، حشر ونشر، جنت ودوزخ کو حق سمجھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو اللہ کا آخری نبی ماننے کے ساتھ ساتھ تمام سابقہ انبیاء ورسل سے افضل واعلیٰ سمجھتے ہیں اور سابقہ تمام انبیاء ورسل پر ایمان رکھتے ہوئے ان کی تعظیم وتوقیر بجالاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کرام واہلبیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بے پناہ محبت کو جزو ایمان سمجھتے ہوئے انبیاء کرام کے بعد سب سے افضل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مانتے ہیں انہیں خلیفہ اول بلافصل خلیفۃ الرسول برحق مانتے ہیں۔ پھر حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ ثانی برحق، حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین کو خلیفہ ثالث برحق اور مولائے مرتضیٰ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ رابع برحق مانتے ہیں اور اسی ترتیب سے ان میں افضلیت تسلیم کرتے ہیں اور تمام صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی عزت وعظمت کے خلاف اشارے، کنائے یا صراحت کے ساتھ طعن وتشنیع کرنے والے کو خارج اہلسنت سمجھتے ہیں اور اسی طرح اہلبیت اطہار سے بغض رکھنے والے ہر شخص کو خارج اہلسنت سمجھتے ہیں۔ مشاجرات صحابہ میں کف لسان (خاموشی) اور ان کے فضائل ومناقب کے بیان کو شعار ایمان (نشانی) سمجھتے ہیں۔ یہ تمام عقائد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ (۱) آئمہ اہل بیت اطہار، اجلہ تابعین (۲) آئمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ (۳) امام مالک (۴) امام احمد بن حنبل (۵) امام شافعی (۶) سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی (۷) حضرت داتا گنج بخش (۸) حضرت امام غزالی (۹) شیخ محی الدین ابن العربی (۱۰) امام عبدالوہاب شعرانی (۱۱) شیخ فرید الدین عطار (۱۲) حضرت مجدد الف ثانی (۱۳) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۴)۔ حضرت الشاہ احمد رضا محدث بریلی (۱۵) حضرت شاہ ولی اللہ (۱۶) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۷) حضور خواجہ خواجگان بہار چشت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی (۱۸) قدوۃ السالکین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی (۱۹) اور حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جیسے اجلہ علماء ومشائخ سے ثابت ہیں ان عقائد کا مفصلاً تذکرہ اہلسنت کے عقائد کی کتب معتبرہ مثلاً فقہ اکبر، عقیدہ طحاویہ کتاب الابانہ، شرح العقائد، النسفیہ وغیرہ میں موجود ہیں اور انہیں عقائد پر ماتریدیہ اور اشاعرہ کا اتفاق ہے۔ پوری امت کی طرح یہی عقیدہ مشائخ چشت علیہم الرضوان کا بھی ہے اور اسی عقیدے کو وقت کی اہم ضرورت سمجھتے ہوئے اعلامیہ کے طور پر آستانہ مقدسہ سیال شریف کی طرف سے شائع کیا جارہا ہے تاکہ مریدین ومتوسلین اور خلفاء اور عوام اہلسنت کے لئے سند رہے۔

۱. تکمیل الایمان ۲. الظرف ۳. فقہ اکبر ۴. مئوطا امام محمد ۵. [illegible] ۶. مرام الکلام ۷. غنیۃ الطالبین ۸. کشف المحجوب ۹. احیاء العلوم ۱۰. فتوحات مکیہ
۱۱. الیواقیت والجواہر ۱۲. منطق الطیر ۱۳. مکتوبات شریف ۱۴. تکمیل الایمان ۱۵. فتاویٰ رضویہ ۱۶. فتاویٰ عزیزیہ ۱۷. غذا المحبین ۱۹. مرآۃ العاشقین ۲۰. انوار قمریہ

اعلامیہ پڑھنے کی سعادت پیر محمد معظم الحق معظمی سجادہ نشین خانقاہ معظم آباد شریف سرگودھا نے حاصل کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے محبّ عزیز جان پدر!

اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت کی توفیق کے ساتھ ...... آپ کی عمر دراز کرے ......اور ......اپنے پیاروں کے راستہ پر چلنا نصیب کرے۔

جان لیجئے!

منشور نصیحت تو...... معدن رسالت ﷺ سے فیض لے کر لکھا جاتا ہے......اگر آپ کے پاس کان نبوت ﷺ سے پند و نصیحت پہنچ چکی ہے...... تو میری نصیحت کی آپ کو کیا ضرورت۔

اور ......اگر بارگاہ نبوت و رسالت ﷺ سے آپ تک کوئی پند و نصیحت نہیں پہنچی ...... تو مجھے یہ تو بتاؤ کہ تم نے عمر کے گزرے ہوئے سالوں میں کیا حاصل کیا ہے۔

جان پدر!

حضور ﷺ نے اپنی امت کو جو نصیحتیں فرمائی ہیں......ان میں سے ایک یہ ہے:

علامة اعراض اللّٰه تعالىٰ عن العبد اشتغاله بما لا يعنيه

بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا......اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے......اپنا رُخ انور پھیر لیا ہے۔

ان امرا ذهبت ساعة من عمره فى غير ماخلق له لحدير ان تطول عليه حسرته

جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا ہے......اگر اس کی زندگی کی ایک ساعت......اس مقصد کے علاوہ گزر گئی...... تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس پر...... عرصۂ حسرت دراز کر دیا جائے۔

ومن جاوز الاربعين ولم يغلب خيره شره فليتجهز الى النار

اور جس کی عمر چالیس سے تجاوز کر جائے......اور اس کا خیر اس کے شر پر غالب نہ آئے...... تو اسے آگ میں جانے کی تیاری کرنی چاہئے۔

اہل علم و دانش کے لئے اتنی نصیحت ہی کافی ہے

جان پدر!

نصیحت کرنا آسان ہے......اور اس پر عمل کرنا مشکل ہے...... کیوں کہ خواہشات نفس کے پیروکار کا مزاج کڑوا ہوتا ہے......(اور حق بات اسے کڑوی محسوس ہوتی ہے)...... جن باتوں کے کرنے سے اللہ نے منع فرمایا ہے......اسے ان باتوں کا کرنا بڑا پسند ہوتا ہے...... خصوصاً وہ آدمی اس مرض میں زیادہ گرفتار ہے...... جو رسمی علوم کا طالب......اپنے نفس کی شان بڑھانے میں مشغول......اور مناقب دنیا کے حصول میں مگن ہو...... کیوں کہ وہ اس گمان فاسد میں مبتلا ہے کہ ...... صرف علم کا حصول اس کی نجات......اور عذاب الٰہی سے خلاصی کے لئے کافی ہے...... اور اسے شریعت مطہرہ پر عمل کی کوئی ضرورت نہیں...... اور یہ اعتقاد فاسد...... فلاسفہ کا اعتقاد ہے۔

سبحان اللہ......!اسے اتنا بھی علم نہیں کہ جب اس نے علم حاصل کیا......اور اس پر عمل نہ کیا...... تو یہ علم قیامت کے دن......اس کے خلاف زبردست حجت ہوگا۔

جیسے حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اشد الناس عذابا یوم القیامة عالم لاینفعه الله بعلمه

قیامت کے دن لوگوں میں اس عالم کو بہت سخت عذاب ہوگا...... جس نے اپنے علم سے کچھ فائدہ حاصل نہ کیا...... (یعنی علم پر عمل نہ کیا)

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس اللہ روحہ کو وصال مبارک کے بعد خواب میں دیکھا گیا...... اور آپ سے پوچھا گیا۔

اے ابو القاسم! بتایئے کیسی بیتی...... ؟

آپ نے ارشاد فرمایا...... !

طاحت العبارات و فنيت الاشارات و ما نفعنا الا ركعات ركعنا فى الليل

عبارتیں کام نہ آئیں...... اشارات فانی محسوس ہوئے...... ہاں رات کی تنہائیوں میں جو چند رکعات نماز تہجد پڑھی تھیں...... انھوں نے کام کر دکھایا۔

جان پدر!

اعمال صالحہ سے تہی دامن اور احوال سے خالی نہ رہنا...... اور اس بات کا یقین رکھنا کہ...... صرف علم...... (علم صالح کے بغیر) دستگیری نہیں کرے گا۔

اس کو اس مثال سے سمجھئے :

اگر ایک آدمی جنگل میں ہو...... اور اس کے پاس دس عدد عمدہ تلواریں اور دیگر اسلحہ ہو...... وہ آدمی شجاع اور فنون حرب کا ماہر ہو...... ایک قوی الجثہ اور خوفناک شیر اس پر حملہ کر دے۔

تو تیرا کیا خیال ہے کہ...... !

استعمال وضرب کے بغیر اسلحہ کی موجودگی...... اس کو شیر کے حملہ سے بچا سکتی ہے۔

سن لیجئے......!

یہ بات تو بدیہی ہے کہ......اسلحہ کے استعمال و ضرب کے بغیر......اس شیر کے حملہ سے نہیں بچا جا سکتا......ایسے ہی اگر کوئی آدمی ایک ہزار علمی مسئلہ خود پڑھے......یا اسے کوئی پڑھائے تو جب تک اس پر عمل نہیں کرے گا......اسے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔

اس مسئلہ کو ایک اور مثال سے سمجھئے:

ایک آدمی کو تپش ہو اور وہ صفراوی مرض میں مبتلا ہو......اس کا علاج سکنجبین اور کشکاب سے ہے تو جب تک وہ ان کو استعمال نہیں کرے گا اس کا مرض کیسے ختم ہو گا۔

گرمی دو ہزار بار پیمائی
تا مئی نخوری نبا شدت شیدائی

اے جان پدر......!

اگر تو سو سال تک علم پڑھے......اور ایک ہزار کتابیں ازبر کر لے تو سن لے جب تک تو اس علم پر عمل نہیں کرے گا......اللہ کی رحمت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰی

اور نہیں ملتا انسان کو مگر وہی کچھ جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ یہ بھی ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا

پس جو اپنے رب سے ملاقات کی آرزو رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ عمل صالح اختیار کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

جَزَاءًم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُوْنَ

یہ جزاء ہے اس کی جو وہ دنیا میں عمل کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً ○
خَالِدِيْنَ فِيْهَا لاَ يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلاً ○

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لئے فردوس کی جنتیں رہائش گاہیں ہوں گی ہمیشہ رہیں گے ان میں اور ان جنتوں سے پلٹ کر کسی اور جگہ جانا نہ چاہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

اِلاَّ مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا

مگر وہ خوش نصیب جس نے توبہ کی اور ایمان کی دولت سے سرفراز ہوا اور عمل صالح کو اختیار کیا (یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے)

ان احادیث مقدسہ کے بارے میں کیا خیال ہے...... ؟

نبی الاسلام علی خمس: شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله

واقام الصلاۃ وایتاء الزکوۃ وصوم رمضان وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے :

(۱) گواہی دینا کہ ......اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور (حضرت) محمد (مصطفیٰ ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

(۲) نماز کو...... تمام حقوق سے ادا کرنا۔

(۳) زکوٰۃ......ادا کرنا۔

(۴) رمضان المبارک...... کے روزے رکھنا۔

(۵) جسے حج بیت اللہ کی استطاعت ہو......اس کا حج ادا کرنا۔

الایمان قول باللسان و تصدیق بالقلب وعمل بالارکان

ایمان......اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کا نام ہے اور...... عمل بالارکان (سے ایمان میں قوت و جلاء پیدا ہوتی ہے)

اعمال کی دلیلیں تو گنتی و شمار سے زائد ہیں......اگرچہ بندہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جنت میں پہنچے گا...... لیکن کب......؟ جب وہ اپنے آپ کو اس کی مسلسل اطاعت و عبادت سے رحمت و فضل کا مستحق ٹھہرائے گا...... کیوں کہ :

اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکو کاروں کے قریب ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ ....!

صرف ایمان کے سبب...... جنت میں پہنچ جائے گا۔

ہم جواباً کہیں گے......!

ہاں......! پہنچ تو جائے گا مگر کب............؟

کتنی مشکل گھاٹیاں ہیں......جو اس راستے میں حائل ہیں......ان مشکل گھاٹیوں میں پہلی گھاٹی تو......خود ایمان کی گھاٹی ہے۔

یہ ڈر تو ہمیشہ رہتا ہے کہ :

زندگی کی گزرگاہ میں......کیا وہ ایمان کے چھن جانے سے محفوظ رہتا ہے......اگر اس کا ایمان محفوظ رہ بھی گیا تو......جب جنت میں جائے گا تو...... مفلس جنتی کہلائے گا۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا......

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا :

اے میرے بندو......! میری رحمت کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤ اور ......اپنے اپنے اعمال کے مطابق جنت تقسیم کرلو۔

اے جان پدر!

سن لے جب تک تو عمل نہیں کرے گا......اجر نہیں پائے گا۔

بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے اللہ تعالیٰ کی ستر سال تک عبادت کی......اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ......اس کو فرشتوں کے سامنے مزید نکھار دے......پس اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو اس کی طرف بغرض امتحان بھیجا اور فرمایا کہ......اے فرشتے اس عبادت گزار کو کہہ دے کہ تو اس طویل عبادت کے باوجود جنت کا مستحق نہیں ہے......جب فرشتہ اس عابد تک پہنچا اور اللہ کا پیغام پہنچایا تو اس عابد نے کہا۔

ہمیں عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور......ہمیں یہی سزاوار ہے کہ ہم اسی کی

عبادت کرتے رہیں...... (باقی خالق کی مرضی ہے جنت دے یا نہ دے)۔

جب فرشتہ اللہ کی بارگاہ میں واپس حاضر ہوا......

تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا......

میرے بندے نے کیا کہا ہے......؟

فرشتہ نے عرض کی......

الٰہی......! جو اس نے جواب دیا اسے تو بہتر جانتا ہے......

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

جب وہ ہمارا بندہ کسی بھی حالت میں...... ہماری عبادت سے منہ نہیں موڑتا...... تو ہم اس درجہ لطف و کرم کے باوجود...... اس سے کیسے اعراض کر سکتے ہیں۔

اے میرے فرشتو......! گواہ ہو جاؤ میں نے اس کی مغفرت فرمادی ہے۔

حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا و وزنوا اعمالکم قبل ان توذنوا

اپنے نفسوں کا خود حساب کیا کرو...... قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے...... اور اعمال کا خود وزن کیا کرو قبل اس کے اعمال تولے جائیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

من ظن انه بدون الجهد يصل فهو متمن و من ظن انه ببذل الجهد
يصل فهو مستغن

جس نے یہ گمان کیا کہ وہ اعمال صالحہ کی محنت و مشقت کے بغیر جنت میں پہنچ

جائے گا...... پس وہ جھوٹی امیدیں باندھنے والا ہے...... اور جس نے یہ گمان کیا کہ وہ صرف اپنے اعمال کی مشقت سے جنت میں پہنچ جائے گا...... تو پس وہ اپنے آپ کو اللہ کی رحمت سے مستغنی سمجھ بیٹھا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی ہے :

طلب الجنة بلا عمل ذنب من الذنوب

عمل صالح کے بغیر جنت طلب کرنا بذات خود ایک گناہ ہے

اور غالباً آپ ہی کا ارشاد ہے :

علامة الحقيقة ترك ملاحظة العمل لاترك العمل

طریقت و حقیقت کی علامت :

عمل پر اترانا ترک کرنا ہے...... نہ کہ عمل ترک کرنا ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والاحمق من اتبع نفسه هواها و تمنى على الله

دانا و بینا وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے...... اور موت کے بعد شروع ہونے والی زندگی کے لئے عمل کرے۔

اور احمق وہ ہے...... جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کا غلام بنالے...... اور اللہ پر جھوٹی امیدیں باندھے۔

اے جان پدر!

کتنی ہی راتیں تو نے تکرارِ علم اور مطالعۂ کتب میں جاگ کر گزاریں اور...... ان

راتوں میں اپنے نفس پر نیند کو حرام قرار دیا...... مجھے معلوم نہیں......اس کا سبب کیا تھا...... ؟

اگر ان شب بیداریوں میں تیری نیت ...... متاع دنیا کا حصول اور اس کے ساز و سامان پر قبضہ کرنا...... دنیا کے مناصب اور عہدوں کو پانا ......اور اپنے اقران و امثال پر فخر و مباہات کرنا ہے......

تو تیرے لئے بربادی ہے...... تیرے لئے بربادی ہے......

اور اگر......

ان شب بیداریوں میں تیری نیت......

نبی کریم ﷺ کی شریعت بیضا کا احیاء...... اپنے اخلاق و کردار کو نبی کریم ﷺ کے اخلاق میں ڈھالنا......اور نفس امارہ......جو برائی کا حکم دیتا ہے ......اس پر کاری ضرب لگانا ہے تو......

تیرے لئے مبارک ہے......اور تیرے لئے در جنت کھلا ہے۔

سهر العيون لغير وجهك ضائع

و بكائهن لغير فقدك باطل

اے اللہ...... ! تیری ذات کے علاوہ...... آنکھوں کا جاگتے رہنا بے کار ہے ......اور تیرے علاوہ...... کسی اور کے فراق میں ان آنکھوں کا رونا......باطل ہے۔

اے جان پدر!

عش ما شئت فانك ميت واحبب من شئت فانك مفارقه

واعمل ماشئت فانك مجزى به

جیسے چاہے زندگی گزار لے ...... لیکن سن لے ......ایک دن تجھے مرنا ہے اور ......جس سے چاہے محبت کی پینگیں بڑھا لے ...... آخر اس سے جدا ہونا ہے اور جو چاہے عمل کر لے ...... لیکن سن لے تجھے ہر عمل کی جزا ملنے والی ہے۔

اے جان پدر!

علم کلام و خلاف ...... علم طب و دوا ...... علم دین و اشعار ...... علم نجوم و عروض اور ...... علم نحو و صرف (جو تو نے دنیاوی فوائد اور ......اپنے ہم مشرب افراد سے صرف مجادلہ کے لئے) حاصل کئے ......

تو بتا......

اللہ ذوالجلال والاکرام کی مخالفت کرتے ہوئے ......اپنی عمر کا قیمتی حصہ ضائع کرنے کے علاوہ ...... تجھے کیا حاصل ہوا......!

میں نے انجیل کا مطالعہ کیا......وہاں لکھا ہوا پایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

من ساعة يوضع الميت على الجنازة الى ان يوضع على شفير القبر

يسال الله بعظمته منه اربعين سؤالا اوله يقول

عبدی!

طهرت منظر الخلق سنين و ما طهرت منظرى ساعة

و كل يوم ينظر فى قلبك يقول الله تعالىٰ: ما تصنع لغيرى و انت محفوف

بخيرى! اما انت اصم لاتسمع؟

میت کو جنازہ کی چارپائی پر رکھنے سے لے کر اس کے کنارۂ قبر تک پہنچنے تک......

اللہ تعالیٰ اپنی عظمت و جلال سے ......اس سے چالیس سوال کرتا ہے۔

پہلا سوال :۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......

اے میرے بندے!

تو مخلوق کو حسین نظر آنے کے لئے ......اپنا ظاہر کتنے سال سنوارتا رہا...... لیکن جس چیز پر میری نظر ہوتی ہے...... یعنی دل اسے تو نے ایک لمحہ بھی پاک نہ کیا۔

اے انسان!

اللہ تعالیٰ ہر روز تیرے دل کو دیکھتا ہے اور فرماتا ہے۔

تو میرے غیر کے لئے اتنا آراستہ ہوتا ہے ...... تجھے میرے غیر سے کیا سروکار...... ؟ تو تو میرے خیر و کرم سے...... مکمل لپٹا ہوا ہے۔

کیا تو بہرہ ہے......اللہ کے اس فرمان کو نہیں سنتا......

اے جان پدر!

علم بغیر عمل کے جنون و دیوانگی ہے ......اور عمل بغیر علم کے کچھ بھی نہیں گوش ہوش سے سن لے۔

صرف علم ،دنیا میں تجھے معاصی سے دور نہیں کر سکتا......اور نہ ہی تجھے اطاعت و بندگی تک اٹھا کر لے جاتا ہے ......اسی طرح صرف رسمی علم تجھے قیامت کے روز جہنم کی آگ سے نہیں بچا سکے گا۔

اگر آج تو نے عمل نہ کیا اور گزرے ہوئے دنوں کا تدارک نہ کیا...... تو کل قیامت کے دن کہتا پھرے گا۔

فَارۡجِعۡنَا نَعۡمَلۡ صَالِحًا

ہمیں دنیا میں واپس کر دے...... ہم صالح عمل کریں گے

توجواباً کہا جائے گا......

اے احمق......! تو وہیں سے تو آرہا ہے۔

اے لخت جگر!

اپنی روح میں ہمت و طاقت پیدا کر...... اور اپنے نفس کو (جو بدی کا سرچشمہ ہے) ...... ہزیمت و ضعف سے دوچار کر...... اور موت کو ہر وقت اپنے بدن میں محسوس کر...... کیوں کہ تیری منزل قبر ہے...... اور قبرستان والے ہر لحہ تیرا انتظار کرتے ہیں کہ...... تو کب ان کے پاس پہنچے گا...... خبردار! خبردار! کہیں ان کے پاس...... زادِ سفر کے بغیر نہ پہنچ جانا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

هذه الاجساد قفس الطيور واصطبل الدواب

یہ جسم پنجرے ہیں...... پرندوں کے لئے (ایسی روحوں کے لئے جو ہر لحہ حظیرہ قدس کی جانب پرواز کے لئے بے تاب ہیں) یا یہ جسم اصطبل ہیں...... جانوروں کے لئے (ایسی روحوں کے لئے جنہوں نے پرواز کی صلاحیت کو از خود ختم کر دیا اور اب وہ ڈنگروں کی طرح...... ہر لحہ چرنے کے لئے بے قرار ہیں۔)

بس اے انسان!

اپنی ذات میں غور کر...... ان دونوں سے تو کس میں سے ہے......؟ اگر تو عالم بالا کی

جانب بیتاب پرواز پرندوں سے ہے...... توجب تو......

اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکَ

اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔

کی مسحور کن آواز سنے گا...... تو فورابلندی کی طرف محو پرواز ہوگا...... یہاں تک کے توجنات الفردوس کے بلند وبالابر جوں پر آشیاں نشیں ہوگا......

جیسے حضور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اهتنر عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ

حضرت سعد بن معاذ کی موت سے...... عرش رحمان...... فرحت و شادمانی سے جھوم اٹھا۔

اور......اللہ کی پناہ مانگ کہ...... تیر اشمار جانوروں میں ہو...... جیسے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اُولٰئِکَ کَالاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

وہ بد نصیب ڈنگروں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر

پس......ایسی صورت میں بے خوف نہ ہو کہ...... تجھے گھر کی چار دیواری سے جہنم کے پینڈے میں جانا پڑے گا۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں...... ٹھنڈے پانی کا مشروب پیش کیا گیا......پس جب آپ نے پیالا پکڑا...... تو آپ پر غشی طاری ہو گئی اور......وہ پیالا آپ کے دست مبارک سے نیچے گر گیا......جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ سے عرض کی گئی۔

یاابا سعید! آپ کو کیا ہوا...... ؟

فرمایا :

مجھے اہل نار کی تمنا یاد آگئی...... جب وہ اہل جنت سے کہیں گے۔

اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ

تھوڑا سا پانی ہمیں بھی دے دو...... اور جو اللہ نے تمہیں نعمتیں دی ہیں...... ان میں سے کچھ ہمیں بھی دے دو۔

اے لخت جگر!

اگر صرف رسمی علم ہی تجھے کفایت کر جاتا...... اور عمل کی تجھے احتیاج نہ ہوتی ...... تو اللہ تعالیٰ کی یہ ندا سحری کے وقت :

هل من سائل؟ هل من مستغفر؟ هل من تائب

☆ ہے کوئی سوال کرنے والا...... ؟

☆ ہے کوئی گناہوں سے معافی مانگنے والا...... ؟

☆ ہے کوئی توبہ کرنے والا...... ؟

فضول ہوتی...... اور اس کا کوئی فائدہ نہ ہوتا......

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ...... ایک جماعت نے ...... حضور رسول اللہ ﷺ کے سامنے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما...... کا تذکرہ کردیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

نعم الرجل هو لو كان يصلى بالليل

اگر وہ رات کو نماز تہجد ادا کرے تو بہت اچھا آدمی ہے۔

حضور رسول اللہ ﷺ نے...... اپنے اصحاب میں ایک آدمی سے فرمایا...... !

اے فلاں!

لاتکثر النوم بالليل فان كثرة النوم بالليل تدع صاحبه فقيرا يوم القيامة

رات کو زیادہ نہ سویا کرو کیوں کہ ...... رات کو زیادہ سونا انسان کو قیامت کے دن ...... فقیر بنا دیتا ہے۔

اے لخت جگر!

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ

رات کو اٹھ کر نماز تہجد ادا کیا کرو۔

یہ امر ہے...... (اللہ کا حکم ہے)

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

وہ خوش نصیب لوگ سحری کے وقت استغفار کرتے ہیں...... یہ شکر ہے۔

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ

کیا کمال لوگ ہیں سحری کے وقت استغفار کرنے والے...... یہ ذکر ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثلاثة اصوات يحبها الله تعالىٰ صوت الديك و صوت الذى يقرء القران و صوت المستغفرين بالاسحار۔

تین آوازوں کو اللہ تعالیٰ بڑا محبوب رکھتا ہے:

(ا) دیک کی آواز...... (یہ آواز نماز کے لئے جگاتی ہے)

(۲) اس آدمی کی آواز جو...... قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔

(۳) سحری کے وقت استغفار کی آواز۔

حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :

ان للّٰہ تعالیٰ ریحا تھب بالاسحار تحمل الاذکار والاستغفار الی الملك الجبار۔

بے شک...... اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ ایک ایسی ہوا ہے......(جو دنیاوی ہوا سے مختلف ہے) سحری کے وقت چلتی ہے...... ذکر الٰہی اور استغفار کو اٹھا کر بادشاہ مطلق اللہ الجبار کی بارگاہ میں پہنچا دیتی ہے۔

یہ بھی ارشاد فرمایا :

اذا کان اول اللیل ینادی مناد من تحت العرش : الا لیقم العابدون فیقومون و یصلون ماشاء اللّٰہ ثم ینادی مناد فی شطر اللیل : الا لیقم القانتون فیقومون و یصلون الی السحر فاذا السحر ینادی مناد : الا لیقم المستغفرون فیقومون و یستغفرون فاذا طلع الفجر ینادی مناد لیقم الغافلون فیقومون من فروشھم کالموتی نشروا من قبورھم

جب رات کا پہلا حصہ آتا ہے...... تو عرش الٰہی کے نیچے سے ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔

خبردار......! عبادت گزار کھڑے ہو جائیں۔

پس عبادت گزار کھڑے ہو جاتے ہیں...... جتنی دیر تک اللہ چاہتا ہے...... عبادت کرتے رہتے ہیں۔

جب آدھی رات گزر جاتی ہے...... تو ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔

خبردار......! اطاعت گزار کھڑے ہو جائیں۔

پس اطاعت گزار اپنے اپنے بستروں سے اٹھتے ہیں اور سحری تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔

جب سحری کا وقت آتا ہے تو ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔

خبردار! اب استغفار کرنے والے اٹھ کھڑے ہوں۔

پس استغفار کرنے والے اٹھتے ہیں اور...... استغفار میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

پس...... جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔

اب غافل کھڑے ہو جائیں۔

پس غافل اپنے بستروں سے یوں اٹھتے ہیں...... جیسے مردے اپنی قبروں سے نکلیں گے۔

اے لخت جگر :

حضرت لقمان حکیم کی وصیتوں میں ہے کہ آپ نے...... اپنے فرزند ارجمند کو فرمایا :

یا بنی ! لا یکونن الدیك اکیس منك ینادی بالاسحار وانت نائم

اے میرے پیارے بیٹے :

ایسا نہ ہو کہ مرغ تجھ سے زیادہ عقل مند ثابت ہو...... وہ تو سحری کو آواز پر آواز لگائے اور تو نیند کے مزے لے رہا ہو۔

کسی شاعر نے کیا عمدہ کہا ہے:

لقد هتفت فی جنح لیل حمامة
علی فنن وهنا وانی لنائم
کذبت و بیت اللّٰه لو کنت عاشقا
لما سبقتنی بالبکاء الحمائم
و ازعم انی هائم ذو صبابة
لربی فلا ابکی و تبکی البهائم

رات کی گھڑیوں میں فاختہ ..... شاخ پر بیٹھی آوازیں لگارہی ہے ......اور میں خواب غفلت کے مزے لے رہا ہوں۔

مجھے رب کعبہ کی قسم ......! میں اپنے دعووں میں جھوٹا ہوں......اگر میں اللہ تعالیٰ کا عاشق صادق ہوتا...... تو فاختہ رونے میں مجھ سے سبقت نہ لے جاتی۔

مجھے اپنے بارے میں گمان تھا کہ ...... میں اللہ سے محبت کرنے والا اور......اس کے عشق میں سودائی ہوں...... لیکن یہ سارا گمان فاسد ہے کیونکہ جانور روتے ہیں اور مجھے رونا بھی نہیں آتا۔

اے لخت جگر!

اس ساری گفتگو کا مدعا یہ ہے کہ...... تجھے معلوم ہو جائے کہ...... عبادت واطاعت کیا چیز ہے۔

سن لیجئے!

اطاعت و عبادت...... حضور نبی کریم ﷺ کی اوامر و نواھی میں قول و فعل سے

پیروی کرنے کو کہتے ہیں۔

یعنی :

جو کچھ تو کہے......یا جو کچھ تو کرے......یا کسی وقت قول و فعل کو ترک کرے...... تو یہ سب کچھ شریعت مطہرہ کی اقتداء میں ہونا چاہئے۔

مثلاً :

اگر تو عید کے دن یا ایام تشریق کو روزے رکھے...... تو تو گناہ گار ہو گا۔

یا تو غصب شدہ کپڑوں میں نماز پڑھے......اگرچہ یہ صورت عبادت ہے...... پھر بھی تو گناہ گار ہو گا۔

اے لخت جگر!

تیرا قول و فعل شریعت مطہرہ کے موافق ہونا چاہئے...... کیونکہ علم ہو یا عمل جو نبی کریم ﷺ کی اقتداء کے بغیر ہو گا......وہ ضلالت و گمراہی ہے۔

تیرے لیے یہ بھی...... ضروری ہے کہ تو......

جادۂ شریعت سے پھسلے ہوئے صوفیاء کی شطحیات اور......ان کی گمراہ کن باتوں کے پیچھے نہ پڑے کیونکہ......

طریقت کے نور بھرے راستہ کا سلوک مجاہدہ اور ریاضت سے خواہشات نفس کو قطع کرنے......اور ہوائے نفسانیہ کو بالکل ختم کرنے سے ہے طامات اور ترھات سے نہیں ہے۔

جان لیجئے کہ......!

لسان مطلق اور قلب مطبق کا غفلت و شہوت سے بھرا ہونا...... شقاوت و بد نصیبی

کی علامت ہے ...... جب تک نفس کی نفسانیت کو صدق مجاہدہ سے ختم نہیں کرے گا...... تیرا دل انوار معرفت سے زندہ نہیں ہوگا۔

یہ بھی جان لیجئے کہ ......!

آپ نے بعض ایسے مسائل مجھ سے پوچھے ہیں...... جن کا جواب نہ تحریری طور پر اور نہ زبانی طور پر مناسب ہے...... اگر آپ اس حالت تک پہنچ گئے تو خود بخود ان کا عرفان نصیب ہوگا...... بصورت دیگر ان کا فعل محالات سے ہے کیونکہ یہ چیزیں ذوقی ہیں...... اور ہر وہ چیز جو ذوقی ہے اسے زبان سے بیان نہیں کیا جاسکتا...... جیسے میٹھی چیز کی حلاوت اور کڑوی چیز کی کڑواہٹ کی صرف چکھ کر ہی جانا جاسکتا ہے۔

اے جان پدر!

آپ کے بعض مسائل اسی قبیل سے ہیں...... لیکن بعض مسائل ایسے بھی ہیں جن کا جواب دیا جاسکتا ہے...... اور میں نے ان مسائل کو کتاب احیاء العلوم وغیرہ میں شرح وسبط سے ذکر کر دیا ہے...... یہاں ہم ان میں کچھ کا ذکر کرتے ہیں...... اور بعض کی جانب اشارہ کرتے ہیں پس ہم کہتے ہیں۔

سالک پر چار چیزیں واجب ہیں :

ا۔ اعتقادِ صحیح...... جس میں بدعت کا دخل نہ ہو۔

۲۔ توبۃ النصوح...... اس توبہ کے بعد ذلت کی طرف نہ لوٹے۔

۳۔ خصم کو بھی اس حد تک راضی رکھو...... یہاں تک کہ کسی کا بھی تجھ پر کوئی حق باقی نہ رہے۔

۴۔ علم شریعت کا حصول ......اس حد تک کہ تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے احکام ادا کر سکے۔

پھر :

علوم آخرت میں سے بھی اتنے حاصل ہوں جن سے نجات ہو سکے۔

حضرت شیخ شبلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چار سو اساتذہ کی خدمت کی......اور آپ ہی کا فرمان ہے کہ......

میں نے چار ہزار احادیث مبارکہ پڑھیں...... پھر میں نے ان میں سے ایک حدیث پاک کو اختیار کیا اور ......اس پر عمل کیا اور باقیوں کو چھوڑ دیا...... کیونکہ میں نے اس حدیث پاک پر غور و فکر کیا تو میں نے عذاب الٰہی سے خلاصی اور......اپنی نجات اس میں پائی علم اولین و آخرین سب کا سب اس میں مندرج ہے......پس میں نے اسی پر اکتفا کیا اور......وہ مبارک حدیث یہ ہے۔

حضور ﷺ نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا :

اعمل لدنياك بقدر مقامك فيها، و اعمل لاخرتك بقدر بقائك فيها' و اعمل لله بقدر حاجتك اليه و اعمل للنار بقدر صبرك عليها

اپنی دنیا کے لیے اتنا کام کر جتنا تو نے اس میں ٹھہرنا ہے......اور اپنی آخرت کے لیے اتنے عمل کر جتنا تو نے وہاں رہنا ہے......اور نیک اعمال اللہ کے لیے اتنے کر جتنی تجھے اس ذات وحدہٗ لاشریک کی احتیاج ہے......اور آگ کے لیے اتنے عمل کر جتنا آگ میں صبر کر سکتا ہے۔

اے جان پدر :

جب تو اس حدیث مبارک پر عمل کرے گا...... تو تجھے علم کثیر کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

ایک اور حکایت میں غور و فکر کیجئے :

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ...... حضرت شفیق بلخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اصحاب میں سے تھے...... ایک دن حضرت شفیق بلخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ سے پوچھا......

تو نے تیس سال میری صحبت میں گزارے...... اتنے عرصے میں تو نے کیا حاصل کیا ہے...... ؟

آپ نے جواباً عرض کیا...... !

میں نے علم کے آٹھ فوائد حاصل کیے ہیں اور...... یہ فوائد میرے لئے کافی ہیں۔ کیونکہ...... میں ان سے عذاب الٰہی سے خلاصی...... اور اپنی نجات پاتا ہوں۔

حضرت شفیق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا......

وہ کون کون سے ہیں...... ؟

حضرت حاتم اصم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی :

فائدہ اولیٰ :

میں نے مخلوق کو نظر غائر سے دیکھا...... تو دکھائی دیا کہ ان میں سے ہر ایک کا کوئی نہ کوئی محبوب و معشوق ہے...... جس سے وہ محبت کرتا ہے اور عشق کا دم بھرتا ہے۔ ان محبوبوں میں سے کچھ مرض الموت تک ساتھ دیتے ہیں...... اور ان میں سے

کچھ قبر کے کنارے تک ساتھ دیتے ہیں...... پھر ہر ایک واپس لوٹ آتا ہے اور ......اسے قبر میں اکیلا و تنہا چھوڑ آتے ہیں اور ......ان میں سے کوئی بھی اس کے ساتھ قبر میں نہیں جاتا۔

پس میں نے اس مسئلے میں خوب غور و فکر کیا......اور میں نے اپنے آپ سے کہا۔ بندے کا افضل و برتر محبوب وہ ہے ......جو اس کے ساتھ قبر میں جائے وہاں وحشت کی گھڑی میں اس کا مونس و غمخوار ہو تو...... مجھے سوائے اعمال صالحہ کے اور کوئی نظر نہیں آیا تو...... پس میں نے اعمال صالحہ کو اپنا محبوب بنالیا تاکہ ......یہ اعمال صالحہ ظلمت قبر میں قندیل کا کام دیں اور ...... مجھ سے انس و محبت کریں اور مجھے تنہا نہ چھوڑ دیں۔

فائدہ ثانیہ :

میں نے مخلوق کو دیکھا کہ وہ اپنی اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور ......اپنے نفس کی مراد کو پورا کرنے میں بڑی سرعت سے کام لیتے ہیں...... پس میں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی میں غور و فکر کیا :

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ٥ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ٥

اور ...... لیکن وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونے سے ڈرتا رہا اور...... نفس کو خواہشات سے روکے رکھا...... تو سن لیجئے جنت اس کی آرام کی جگہ ہے۔

مجھے یقین ہے قرآن حق اور سچ ہے ......پس میں نے فوراً اپنے نفس کی مخالفت شروع کر دی اور...... میں ریاضت و مجاہدہ کی جانب کمربستہ ہو گیا...... میں نے نفس

کو اس کی خواہشات سے متمتع نہ ہونے دیا...... یہاں تک کہ وہ اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری پر سدھ گیا اور ...... اس نے احکام الٰہی کے سامنے اپنے سر کو جھکایا اور سچا مطیع و فرمانبردار ہو گیا۔

فائدہ ثالثہ :

میں نے دیکھا ہر ایک آدمی دنیاوی ساز و سامان کو اکٹھا کرنے میں مشغول ہے...... پھر اس سامان کو اپنے قبضہ میں لے کر رو کے ہوئے ہے ...... پس میں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک پر غور کیا :

مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ

جو کچھ تمہارے پاس ہے ختم ہونے والا ہے......

اور...... جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے باقی رہنے والا ہے۔

پس میں نے اپنی جمع شدہ پونجی کو لوجہ اللہ خرچ کر دیا...... پس اسے مساکین میں تقسیم کر دیا تاکہ یہ میرے لئے اللہ کے ہاں ذخیرہ ہو جائے۔

فائدہ رابعہ :

میں نے دیکھا بعض لوگوں کا گمان ہے کہ ...... ان کی شان و شوکت اور عزت و بزرگی اقوام اور قبائل کے بڑا ہونے میں ہے...... پس انہوں نے اپنے آپ کو ان سے منسوب کر کے معزز و مکرم سمجھا۔

بعض کا گمان یہ ہے کہ :

عزت و وقار مال و دولت کی فراوانی اور اولاد کی کثرت میں ہے...... پس انہوں نے اس وجہ سے اپنے آپ کو قابل فخر سمجھا۔

بعض کا یہ خیال فاسد ہے کہ :

عزت و شرافت لوگوں کا مال غصب کرنے...... ان پر ظلم ڈھانے اور ان کا خون بہانے میں ہے۔

بعض کا گمان یہ ہے کہ :

عزت و بزرگی مال کے ضائع کرنے اور ...... اسراف و فضول خرچی میں ہے ...... لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول پر غور و فکر کیا۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

بے شک تم سب میں معزز و مکرم ...... اللہ کے ہاں وہ ہے ......

جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ اختیار کیے ہوئے ہے۔

پس ...... میں نے تقویٰ اختیار کیا اور ...... مجھے یہ یقین کامل نصیب ہے کہ ...... قرآن کریم حق اور سچ ہے اور ...... لوگوں کے گمان اور نظریات سب کے سب باطل و زائل ہیں۔

فائدہ خامسہ :

میں نے دیکھا کہ :

لوگ ایک دوسرے کی مذمت کرتے ہیں اور ...... ایک دوسرے کی غیبت میں سرگرم رہتے ہیں ...... میں نے اس کی وجہ تلاش کی تو مجھے پتا چلا کہ ...... ان سب کی اصل حسد ہے ...... جو کسی کے ہاں مال و جاہ اور علم کو دیکھ کر پیدا ہوتا ہے ...... پس میں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک میں غور و فکر کیا

نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَھُمْ مَّعِیْشَتَھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا

ہم نے ہی لوگوں میں ان کی معیشت کو دنیاوی زندگی میں تقسیم کیا ہے۔

پس...... مجھے معلوم ہوا کہ مال و دولت کی تقسیم ازل سے من جانب اللہ ہے اس لئے...... میں کسی سے حسد نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی و شاکر ہوں۔

فائدہ سادسہ :

میں نے دیکھا کہ لوگ ایک دوسرے سے دشمنی کرتے ہیں...... کسی غرض اور سبب کی وجہ سے پس...... میں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی میں غور فکر کیا :

اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَکُمۡ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوۡہُ عَدُوًّا

بے شک شیطان ہی تمہارا دشمن ہے پس اسے دشمن جانو۔

پس مجھے معلوم ہو گیا کہ سوائے شیطان کے کسی سے دشمنی جائز نہیں۔

فائدہ سابعہ :

میں نے دیکھا کہ :

ہر آدمی روزی و معاش کی تلاش میں سعی بلیغ اور بہت زیادہ محنت کرتا ہے...... اس طرح کہ مشتبہ اور حرام مال بھی حاصل کر لیتا ہے...... اپنے آپ کو رسوا کرتا ہے اور اپنے ہاتھوں اپنی قدر و منزلت کم کرتا ہے...... پس میں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی میں غور فکر کیا......

وَمَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُہَا

روئے زمین کے ہر جانور کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔

مجھے معلوم ہوا کہ :

میرا رزق اللہ تعالیٰ پر ہے اور...... اس نے اسے اپنے ذمہ لیا ہے پس میں اللہ تعالیٰ

کی عبادت میں مشغول ہو گیا...... اور ماسوی اللہ سے اپنی طمع منقطع کر لی۔

فائدہ ثامنہ :

میں نے دیکھا کہ......

لوگوں میں سے ہر ایک مخلوق میں سے...... کسی نہ کسی پر بھروسہ کرتا ہے۔

☆ بعض درھم ودینار پر......

☆ بعض مال وسلطنت پر......

☆ بعض صنعت وحرفت پر......

اور بعض...... اپنی ہی جیسی مخلوق پر بھروسہ کرتے ہیں......

پس...... میں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر غور وفکر کیا :

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ

قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا o

اور...... جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے...... تو وہ اللہ اس کے لیے کافی ہے......

بے شک اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا فرمانے والا ہے...... یقیناً اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔

پس میں نے اللہ پر توکل کیا......

وہی میرے لئے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے......

ان فوائد کو سن کر...... حضرت خواجہ شفیق بلخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

(اے حاتم)...... اللہ تعالیٰ تجھے توفیق کی دولت سے مالا مال کرے۔

میں نے تورات وانجیل، زبور اور قرآن مجید کو بنظر غائر دیکھا...... پس میں نے ان چار مقدس کتابوں کو ان ہی آٹھ فوائد پر مشتمل دیکھا...... پس جس نے ان آٹھ فوائد پر عمل کیا اس نے ان چاروں کتابوں پر عمل کر لیا۔

اے لخت جگر!

ان دونوں حکایتوں سے معلوم ہوا ہے کہ تمہیں بکثرت علم کی ضرورت نہیں......

اب میں آپ سے بیان کرتا ہوں کہ :

سالک طریق حق پر کیا امور واجب ہیں۔

سالک کو شیخ کی ضرورت ہے...... جو راہِ حق بتانے والا اور...... تربیت کرنے والا ہو...... تاکہ شیخ کامل سالک سے اس کی تربیت کے سبب اخلاق سیئہ کو نکال دے اور...... اس کی جگہ اخلاق حسنہ رکھ دے۔

تربیت کا مفہوم...... کسان کے عمل سے مشابہت رکھتا ہے۔

کسان...... کھیتی باڑی کے دوران...... اپنی فصل سے غیر ضروری...... جڑی بوٹیاں اور کانٹے چن کر نکال دیتا ہے...... تاکہ اس کی فصل حسین اور پیداوار مکمل ہو۔ سالک راہِ حق کے لیے...... ایک شیخ کامل کا ہونا ضروری ہے...... جو اس کی دل وجان سے تربیت کرے...... اور وہ راستہ جو موصل الی اللہ ہو اس کی راہنمائی کرے۔

کیونکہ :

اللہ تعالیٰ نے رسولان علیہم الصلوٰۃ السلام کو اس لئے بھیجا تھا کہ...... وہ لوگوں کو اللہ تک پہنچنے کا راستہ بتائیں...... پس جب سلسلۂ رسالت و نبوت ختم ہو گیا اور......

آخری رسول حضور ﷺ اس جہان فانی کو خیر باد کہہ گئے...... تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جگہ ان کے خلفائے راشدین کو...... ان کا نائب مقرر کر دیا تاکہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف راہنمائی کریں۔

علامات شیخ :

وہ شیخ جو...... حضور ﷺ کا نائب بننے کی صلاحیت رکھتا ہو...... اس کے لیے شرط ہے کہ ...... وہ عالم ہو (یعنی اس کا سینہ علم کی دولت سے مالا مال ہو) لیکن...... یہ بات بھی یاد رکھنا کہ ہر عالم...... نبی ﷺ کا نائب بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

اب میں اس عالم کی بعض علامات...... بطریق اجمال ذکر کرتا ہوں...... تاکہ ان میں سے ہر کوئی یہ دعویٰ نہ کرے کہ......وہ "مرشد" ہے۔

اب ہم......(علامات شیخ) بیان کرتے ہیں :

☆ دنیا کی محبت اور...... دنیا کے جاہ و جلال سے منہ موڑنے والا ہو...... وہ خود ایسے شیخ سے بیعت ہو...... جو نور بصیرت سے مالا مال ہو...... اور اس کا سلسلہ حضور سید المرسلین ﷺ تک متصل ہو۔

☆ کم کھانا، کم بولنا اور کم سونا۔

☆ نیز کثرتِ صلوٰۃ کثرتِ صدقہ اور کثرتِ روزہ۔

☆ اس درجہ ریاضت و مجاہدہ کیا ہو...... کہ اپنے نفس کو حالت احسان...... میں لے آیا ہو۔

☆ نورِ بصیرت سے معمور شیخ کامل کی اتباع میں...... محاسن اخلاق کو طبعیت کا جزبنا چکا ہو۔

وہ محاسن اخلاق :

☆ صبر، نماز، شکر

☆ توکل، یقین، سخاوت

☆ قناعت، طمانیت، نفس

☆ حلم، تواضع، علم

☆ صدق، حیاء، وفا

☆ وقار، سکون......اور

☆ تفکر (فی آیات اللہ)

وغیرہ ہیں

پس......جب شیخ ان اوصاف سے متصف ہو گیا

تو وہ......

نبی کریم ﷺ کے انوار مبارکہ ......میں سے ایک نور بن گیا اور ......اب وہ اس قابل ہو گیا ہے کہ......اس کی اقتداء کی جا سکے۔

ایسے شیخ کا پایا جانا......بڑا نادر ہے اور کبریت احمر سے زیادہ عزیز الوجود ہے۔

جس خوش نصیب کے لیے ازلی سعادت مدد گار بنے......اور مذکورہ بالا اوصاف سے متصف شیخ تک اس کی رسائی ہو جائے اور......وہ شیخ کامل اسے قبول کر لے تو اس ارادت مند کے لئے لازمی ہے کہ......اس شیخ کا ظاہراً اور باطناً احترام کرے۔

ظاہری آداب :

ظاہری احترام یہ ہے کہ :

☆ شیخ سے بحث و مجادلہ نہ کرے......

☆ اگر اس کا علمِ ناقص بتائے کہ ...... شیخ سے غلطی ہو رہی ہے ......(اپنے علم کو غلط سمجھے) شیخ کی بات پر اعتراض نہ کرے۔

☆ شیخ کے سامنے اپنا سجادہ بچھا کر......(اپنی پارسائی کا اظہار نہ کرے بلکہ ہمیشہ عجز کا پیکر نظر آئے)...... ہاں فرض نماز کے وقت اپنا جائے نماز بچھا سکتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو جائے ...... تو جائے نماز کو فوراً لپیٹ لے، شیخ کی موجودگی میں کثرت نوافل کا شغل نہ کرے......(بلکہ صحبتِ شیخ کو سب سے بڑی سعادت جانے۔)

☆ شیخ جو حکم دے اپنی وسعت و طاقت کے مطابق اس پر عمل کرے۔

باطنی آداب :

باطنی احترام یہ ہے کہ :

☆ شیخ سے ظاہری طور پر جو کچھ سنے یا جو کچھ شیخ سے پیش آئے......باطن میں اس کا ہرگز انکار نہ کرے...... چاہے شیخ کا کوئی ارشاد مبارک ہو یا عمل مبارک ورنہ......وہ منافق (طریقت) کہلائے گا۔

☆ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تو اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ...... شیخ کی صحبت سے کنارہ کش ہو جائے یہاں تک کہ ......اس کا باطن اس کے ظاہر کے موافق ہو جائے۔

بری مجلس سے احتراز :

سالک کو چاہئے کہ :

بدباطن افراد کی مجلس اور......ان کی ہم نشینی سے احتراز کرے تاکہ قلب کے باطنی حصہ سے شیاطین جن وانس کا تسلط دور کردے......اور نہاں خانۂ دل کو شیطنیت کے اثر سے پاک وصاف کردے۔

اور سالک کو چاہئے کہ :

ہر حالت میں...... فقر کو مالداری پر ترجیح دے

تصوف کی دو اہم خصلتیں :

جان لیجئے......!

تصوف کی دو اہم خصلتیں یہ ہیں......

ا۔ استقامت

۲۔ سکون من الناس

وہ خوش نصیب جس نے استقامت اختیار کی اور ......لوگوں سے برتاؤ میں حسن خلق کا مظاہرہ کیا اور ......ان کے ساتھ حلم اور بردباری سے معاملات طے کیے پس وہ صوفی ہے۔

استقامت یہ ہے کہ......

سالک اپنے نفس کی خواہش کو قربان کردے اپنے ہی نفس کی (اخروی اور دائمی) بھلائی کے لیے۔

حسن خلق، مع الناس یہ ہے کہ !

لوگوں کو اپنے نفس کی خواہشات ومرادات پر نہ چلائے ......بلکہ اپنے نفس سے انانیت اس درجہ ختم کردے کہ ......وہ لوگوں کی مرادات پر چلے جب تک وہ

خلاف شرع امور سر انجام نہ دیں......(اگر وہ شریعت کے خلاف چلیں تو اپنا راستہ ان سے جدا کرے)

عبودیت :

پھر...... تو نے مجھ سے عبودیت کے بارے میں سوال کیا سن لیجئے......!

عبودیت تین چیزیں ہیں۔

(۱) شرعی امور کی محافظت۔

(۲) قضاء وقدر اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہنا۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب میں اپنے نفس کی رضا کو ترک کر دینا۔

توکل :

تو نے مجھ سے توکل کے بارے میں پوچھا ہے :

سن لیجئے......!

توکل یہ ہے کہ......

اللہ تعالیٰ نے جو تجھ سے وعدہ فرمایا ہے......اس پر تیرا اعتقاد و یقین پختہ ہو۔

یعنی......

تو اس بات پر اعتقاد رکھے کہ......

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تیرے مقدر میں لکھا ہے......وہ لا محالہ تجھے پہنچے گا......اگر چہ اس عالم رنگ وبو کا ہر فرد اس کو تجھ سے دور کرنا چاہے......

اور جو تیرے لئے نہیں لکھا......وہ ہرگز تجھ تک نہیں پہنچے گا اگر چہ سارا جہاں اسے تجھے دینے کے لیے کوشاں رہے۔

اخلاص :

تو نے مجھ سے اخلاص کے بارے میں پوچھا ہے......!

سن لیجئے......

اخلاص یہ ہے کہ......

تیرے سارے اعمال اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں اور......لوگوں کی تعریف و توصیف سے تیرا نفس راحت محسوس نہ کرے اور......

تیرے نفس کو لوگوں کی مذمت و برائی کی بھی پرواہ نہ ہو۔

جان لیجئے......!

ریاکاری لوگوں کی تعظیم و توقیر کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ......

تو لوگوں کو قدرت کی زنجیروں میں مقید دیکھے اور...... تو گمان کرے کہ انہیں جمادات کی طرح راحت یا مشقت پہنچانے کی کوئی قدرت و طاقت نہیں ہے۔

ایسا گمان کرنے سے تو لوگوں کی نظروں کے بد اثرات سے محفوظ رہے گا اور......

جب تک تو انہیں قدرت و ارادہ والا گمان کرتا رہے گا اس وقت تک تجھ سے دکھلاوا اور ریاکاری جیسی قبیح بیماری دور نہیں ہو سکتی۔

اے لخت جگر!

تیرے بعض سوالوں کے جوابات میری تصنیفات میں لکھے ہوئے ہیں انہیں وہاں سے حاصل کر لو اور بعض کا لکھنا حرام ہے۔

جتنا تیرے پاس علم ہے اس پر عمل کرو...... تاکہ جس چیز کا تجھے علم نہیں وہ تجھ پر منکشف ہو جائے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

من عمل بما علم ورثه الله علم مالم يعلم

جس نے اپنے علم پر عمل کیا اللہ تعالیٰ اسے ایسے علم کا وارث بنائے گا جو وہ پہلے نہ جانتا تھا۔

اے لختِ جگر!

آج کے بعد جو مشکل سوال پیش آئے مجھ سے مت پوچھنا مگر دل کی زبان سے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس تشریف لے آتے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا۔

حضرت خضر علیہ السلام کی نصیحت کی طرف توجہ دو......!

جب آپ نے فرمایا تھا:

فَلَا تَسْـَٔلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝

مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرنا یہاں تک کہ میں خود آپ سے اس کا ذکر کر دوں۔

اے بیٹے!

جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ تو خود ان لمحوں کو پالے پھر تیرے لئے انکشاف

ہو جائے اور تو اپنی نظروں سے خود دیکھ لے۔

سَأُرِيْكُمْ اٰيَاتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنَ

میں عن قریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا پس جلدی نہ کرنا

پس مجھ سے قبل از وقت سوال مت کرنا اور اس بات کا یقین رکھنا کہ تو وہاں تک نہیں پہنچ سکتا مگر سلوک سے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ وہ دیکھ لیتے

اے لخت جگر!

اللہ کی قسم! اگر تو سلوک طے کر لے گا تو ہر منزل میں عجائبات دیکھے گا۔ اپنی روح کو اس راہ میں فنا کر دے۔ جان کی بازی لگا دے کیونکہ اس امر کی اصل روح کا فنا کر دینا ہے جان کی بازی لگا دینا ہے۔

جیسے حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا تھا۔

ان قدرت علی بذل الروح فتعال، و الا فلا تشتغل بالترهات الصوفية

اگر تو جان کی بازی لگانے پر قدرت رکھتا ہے تو آ جا بصورت دیگر اپنے آپ کو صوفیہ کے ترہات میں مشغول نہ کر......

اے لخت جگر!

میں تجھے آٹھ نصیحتیں کرتا ہوں ان پر اچھے طریقے سے عمل کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ کل قیامت کے دن تیرا علم تیرا دشمن بن جائے۔

ان آٹھ نصیحتوں میں سے......

چار امور ایسے ہیں جن پر عمل کرنا لازمی ہے۔

......اور......

چار امور ایسے ہیں جن کو ترک کرنا ضروری ہے۔

پہلے ان چاروں امور کا ذکر ہوتا ہے...... جنہیں چھوڑ دینا ضروری ہے۔

مناظرہ نہ کرنا :

پہلی بات یہ ہے کہ......

جب تک ہو سکے کسی سے کسی مسئلہ میں مناظرہ و مجادلہ نہ کرنا...... کیونکہ اس میں آفات اور مصیبتیں زیادہ ہیں...... مناظرہ مجادلہ کا گناہ اس کے نفع سے زیادہ ہے کیونکہ یہ مناظرہ......

ہر قابل مذمت خلق کا منبع ہے...... جیسے ریاکاری، حسد، تکبر، کینہ، عداوت اور فخر و مباہات وغیرہ۔

اجازت مناظرہ :

اگر تیرے درمیان اور...... کسی اور شخص کے درمیان یا تیرے اور کسی قوم کے درمیان کوئی مسئلہ پیش آجائے......اور تیرا دلی ارادہ اور نیت ہو کہ حق ظاہر کر دیا جائے......خاموش رہنے سے کہیں حق ضائع نہ ہو جائے تو......بحث کرنے کی اجازت ہے۔

لیکن نیت و ارادہ کے صحیح ہونے کی دو علامتیں ہیں۔

(۱) حق ظاہر ہونا چاہئے :

اس بارے میں کوئی فرق نہ ہو...... کہ حق تیری زبان سے ظاہر ہو......یا دوسرے کی زبان سے۔

(۲) تجھے یہ بات زیادہ محبوب ہو کہ :

بحث و مناظرہ، خلوت و تنہائی میں ہو...... بہ نسبت مجمع کے۔

مرض قلب اور اسکا علاج :

میری بات کو غور سے سنو......

میں یہاں ایک مفید بات کا ذکر کرتا ہوں۔

مشکلات کے بارے میں سوال کرنا......ایسے ہے جیسے طبیب کے سامنے دل کی بیماری پیش کرنا ہے اور......اس کا جواب دینا مرض قلب کی اصلاح میں کوشش کرنا ہے۔

جاننا چاہئے......

جاہل لوگ، دل کے مریض ہیں۔

......اور......

علماء، طبیب و معالج ہیں۔

ناقص عالم، صحیح علاج نہیں کر سکتا......اور......

کامل عالم ہر مریض کا علاج نہیں کرتا......بلکہ کامل عالم اس مریض کا علاج کرتا ہے......جس کے بارے میں امید ہو کہ یہ معالجہ اور اصلاح کو قبول کرے گا۔

جب بیماری قدیمی ہو یا بانجھ کا مرض ہو تو وہ علاج کو قبول نہیں کرتا......پس ایسے

مرض کو دوا دینے میں مشغول ہونا...... عمر ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

مرض جہالت کی اقسام :

جاننا چاہئے کہ...... مرض جہالت کی چار قسمیں ہیں۔

ان میں ایک علاج کو قبول کرتی ہے...... یعنی قابل علاج بیماری ہے اور باقی نا قابل علاج بیماریاں ہیں۔

نا قابل علاج بیماریوں میں...... پہلی بیماری یہ ہے کہ......

سوال اور اعتراض...... حسد اور بغض کی بناء پر ہو......

جب بھی تو اس کا جواب بڑے احسن طریقہ سے...... نہایت فصاحت اور وضاحت سے دے گا تو یہ جواب باصواب اس میں مزید...... بغض، عداوت اور حسد کا باعث بنے گا...... اس کا آسان نسخہ یہ ہے کہ......

تو اس کا جواب ہی نہ دے......

کل العداوة قد ترجی ازالتها

الا عداوة من عاداك عن حسد

ہر عداوات و دشمنی کے ازالہ کی امید کی جا سکتی ہے...... سوائے اس شخص کی عداوت و دشمنی کے جو تجھ سے حسد کی بنا پر دشمنی کرے......

پس تیرے لئے مناسب ہے کہ......

تو اس سے اعراض کر لے اور ...... اس کو اس مرض کے سمیت چھوڑ دے......

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فَاَعۡرِضۡ عَمَّنۡ تَوَلّٰی عَنۡ ذِکۡرِنَا وَ لَمۡ یُرِدۡ اِلَّا الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا

پس آپ رُخ انور پھیر لیجئے......اس بد نصیب سے جو ہمارے ذکر سے رُوگردانی کرتا ہے......اور وہ فقط دنیاوی زندگی کا خواہش مند ہے۔

حاسد آدمی سے جو کچھ تو کہے یا اس کے لیے جو کچھ تو کرے...... تو تیرا قول و فعل اس کے علم کی کھیتی میں مزید آگ لگا دے گا۔

الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب

حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو کھا جاتی ہے

حماقت :

لا علاج بیماریوں میں سے دوسری بیماری یہ ہے کہ......

بیماری کا سبب حماقت ہو......اور یہ بیماری بھی نا قابل علاج ہے جیسے......

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے :

انی ماعجزت عن احیاء الموتی وقد عجزت عن معالجۃالاحمق

میں مردوں کے زندہ کرنے سے عاجز نہیں......لیکن احمق کے علاج سے عاجز ہوں۔

ایسا احمق آدمی...... تھوڑا عرصہ طلب علم میں مشغول رہتا ہے اور......علوم عقلیہ اور علوم شرعیہ میں سے بہت کم سیکھتا ہے......پھر وہ اپنی حماقت اور سفاہت کے سبب عالم کبیر جس نے اپنی عمر عزیز علوم عقلیہ و شرعیہ کی خدمت میں صرف کر دی ہوتی ہے...... پر سوالات شروع کر دیتا ہے اور اعتراضات کرنے لگتا ہے۔

یہ احمق...... علم سے بے بہرہ ہے......اور اس کا گمان ہے جو چیز اس کے لیے مشکل ہے......وہ عالم کبیر کے لیے بھی مشکل ہے۔

پس جب اس احمق کو اتنا بھی علم نہیں ہوتا...... تو اس کا سوال حماقت پر مبنی ہوتا ہے۔

پس بہتر اور مناسب یہ ہے...... کہ ایسے احمق کے سوال کا جواب ہی نہ دیا جائے۔

ان لاعلاج بیماریوں میں ایسے مریض کا مرض بھی ہے...... جو طالب تو ہے (لیکن تقاضاہائے طلب سے محروم ہے) اکابر، بزرگوں کے کلام میں سے...... جو اسے سمجھ نہ آئے تو اسے اپنی ناقص فہم کے مطابق سمجھتا ہے (اور گمراہ ہو جاتا ہے)۔

اس کا سوال تو استفادہ کے لیے ہے لیکن اس کے بلید ناقص عقل ہونے کی وجہ سے وہ حقائق کا ادراک نہیں کر سکتا...... پس ایسے آدمی کو جواب دینے میں بھی اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

قابل علاج مرض :

وہ مرض جو قابل علاج ہے...... اس آدمی کا مرض ہے جو طالب رشد و ہدایت ہو، عاقل ہو، معاملہ فہم ہو اور وہ حسد، غضب، شہوت، منصب و جاہ اور مال کی محبت میں مغلوب نہ ہو۔

وہ صراط مستقیم کا طالب ہو......

اس کا سوال اعتراض، حسد نیچا دکھانے اور امتحان کی غرض سے نہ ہو......

ایسے آدمی کا مرض قابل علاج ہے......

پس مناسب ہے ایسے شخص کے سوالات کا جواب دیا جائے...... بلکہ ایسے آدمی کے سولات کا جواب دینا واجب ہے......

واعظ نہ بننا :

ایسے امور جن کو ترک کرنا، چھوڑ دینا ضروری ہے...... ان میں دوسرا یہ ہے کہ تو

اس بات سے ڈرے اور اجتناب کرے کہ تو......

واعظ اور پند و نصیحت کرنے والا بنے...... کیونکہ اس کی آفات بہت زیادہ ہیں

وعظ کی اجازت :

ہاں وعظ کی اس وقت اجازت ہے جب تو......

جو کہے یا بیان کرے...... پہلے خود اس پر عمل کر پھر لوگوں کو وعظ و نصیحت کر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جو فرمایا گیا اس میں خوب غور و فکر کر......

یا ابن مریم ! عظ نفسك فان اتعظت فعظ الناس و الا فاستح من ربك

اے ابن مریم!

پہلے اپنے نفس کو وعظ و نصیحت کرو...... اگر یہ نفس وعظ و نصیحت پر عمل کر گیا تو اب لوگوں کو وعظ و نصیحت کرو ورنہ......

اپنے رب سے حیاء کرو......

اگر کندھوں پر وعظ و نصیحت کی ذمہ داری آن پڑے...... تو دو باتوں اور خصلتوں سے اجتناب کرنا......

ا۔ پہلی خصلت

وعظ و نصیحت میں تصنع اور بناوٹ سے اجتناب کرنا...... خوش کن عبارات و اشارات سے پرہیز کرنا......

راہ حق سے دور نام نہاد صوفیوں کی بے سروپا باتیں بیان کرنے سے بچو...... اور فضول شعر و شاعری سے بھی دامن بچا کر رکھو۔

کیونکہ......

اللہ تعالیٰ تصنع اور بناوٹ کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے......کلام میں تصنع اور حد سے تجاوز باطن کے خراب ہونے اور دل کی غفلت پر دلالت کرتا ہے......

تذکیر و وعظ :

بندے کا آخرت کی آگ کو یاد کرنا......

خالق کی خدمت و عبادت میں اپنے نفس کی کوتاہیوں کو مد نظر رکھنا......اپنی گزری ہوئی عمر جو اس نے لایعنی کاموں میں برباد کر دی میں غور و فکر اور پیش آنے والی......دشوار گزار منزلوں میں غور کرنا۔

اگر ایمان پر خاتمہ نہ ہوا تو کیا بنے گا......؟

ملک الموت کی جان نکالنے کی کیفیت کیسی ہوگی......؟

کیا وہ منکر نکیر سوالوں کے جوابات بتانے پر قدرت رکھتا ہے......؟

قیامت اور مواقف قیامت میں جو اس کی حالت ہوگی......کیا اس میں بہتری کا اہتمام وانتظام کر لیا ہے......؟

کیا وہ صحیح و سالم پل صراط کو عبور کر جائے گا یا ھاویہ میں گر جائے گا......؟

پس بندے کے دل میں ان اشیاء کی یاد لگاتار آتی رہے......اور اسے بے قرار کرتی رہے......

اس آگ کا جوش مارنا......اور ان مصائب و آلام کے نوحہ کو تذکیر کہا جاتا ہے

اللہ کی مخلوقات کو خبر دینا......

اور ان اشیاء پر مطلع کرنا......

ان کی کوتاہیوں اور ان کے افراط و تفریط پر انہیں متنبہ کرنا......
اور ان عیوب کو ان کی نظروں کے سامنے کر دینا......
تاکہ......
اس آگ کی حرارت اہل مجلس کو پہنچے اور......
یہ مصائب و آفات انہیں بے قرار کر دیں......
تاکہ وہ حسب توفیق گزری ہوئی عمر کا تدراک کر سکیں......اور وہ دن جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کے بغیر گذر گئے ......ان کے لیے باعث حسرت اور پشیمانی ہوں......
یہ تمام اشیاء اس طریقہ پر وعظ کہلاتا ہے......
تمہاری کیا رائے ہے اس بارے میں کہ ......
دریا میں طغیانی ہو اور طغیانی کا رخ کسی عزیز کے گھر کی جانب ہو......اور وہ عزیز اور اس کے اہل خانہ گھر میں موجود ہوں تو تو اس لمحہ کہے......
بچو بچو دریا کی خونخوار لہروں سے بھاگ جاؤ......
کیا اس ناگہانی آفت کے وقت تیرا دل یہ چاہے گا......کہ تو اپنے عزیز کو پُر تکلف عبارات، فصیح و بلیغ نکات و اشارات سے خبر دے یقیناً تیرا دل ایسا نہیں چاہے گا۔
پس یہی حال واعظ کا ہے اسے بھی چاہئے کہ ان باتوں سے یعنی پُر تکلف عبارات مسجع و مقفع کلام اور فصیح و بلیغ نکات سے اجتناب کرے۔

۲۔ دوسری خصلت:

تیرے وعظ و نصیحت میں تیرا ارادہ اور خواہش یہ نہ ہو......کہ لوگ تیری مجلس

میں دوڑ کر آئیں......وجد ظاہر کریں...... کپڑے پھاڑیں پھر یہ کہا جائے......

یہ مجلس بہت اچھی ہے......

کیونکہ یہ سب دنیا کے نشانِ راہ ہیں......اور ریاکاری کی علامات ہیں اور یہ چیز حق سے غافل ہونے کی بناء پر پیدا ہوتی ہے......

بلکہ مناسب یہ ہے کہ......

تیرا عزم وہمت ہو کہ تو لوگوں کو بلائے......

دنیا سے آخرت کی طرف......

معصیت (گناہ) سے اطاعت کی طرف......

حرص ولالچ سے زہدو بے رغبتی کی طرف......

بخل سے سخاوت کی طرف......

غرور وتکبر سے تقوی وطہارت کی طرف......

اور تو ان کے دل میں آخرت کی محبت ڈال دے......اور دنیا کو ان کی نظروں میں قابل نفرت بنادے......

اور توانہیں عبادت وزہد کے علم سے آراستہ کردے......

کیونکہ انسانی طبعیتوں میں غلبہ ہے شریعت مطہرہ کی سیدھی راہ سے پھرنے کا ......اور ان امور میں کوشش کرنے کا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنتی ہیں......

اور ردی اور بیہودہ عادات واطوار میں مشغول ہونے کا......

ان احوال میں تجھ پر لازم ہے کہ تو......

انکے دلوں میں ہیبت ڈال دے......

انہیں ڈرااور...... انہیں خبردار کر ان خوفناک باتوں سے جو انہیں پیش آنے والی ہیں۔
ایسا کرنے سے شاید ان کے باطن کی صفات میں تبدیلی رونما ہو...... اور ان کے ظاہر کا معاملہ بھی تبدیل ہو...... اور وہ اللہ کی اطاعت میں حرص ور غبت کا مظاہرہ کریں...... اور معصیت (گناہ)، نافرمانی سے رجوع کا اظہار کریں......

یہی وعظ و نصیحت کا طریقہ ہے......

ہر وہ وعظ جو...... ایسا نہ ہو وہ وعظ کہنے والے کے لیے اور ہر سننے والے کے لیے وبال ہے۔

بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے...... کہ وہ مختلف رنگ بدلنے والا جن اور شیطان ہے جو مخلوق کو صراط مستقیم سے دور کر دیتا ہے اور انہیں ہلاکت کے گھڑے میں پھینک دیتا ہے۔

پس لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ایسے وعظ کہنے والے سے دور بھاگیں کیونکہ اس قسم کی بات کہنے والا ان کے دین میں...... اس طرح فساد پیدا کر دے گا کہ شیطان بھی اس جیسا فساد پیدا نہیں کر سکتا۔

جس کے بازوؤں میں قوت و طاقت ہو اس پر واجب و لازم ہے...... کہ وہ ایسے شخص کو، مسلمانوں کے منبر سے نیچے اتار دے اور اسے روک دے...... ان امور سے جو وہ سر انجام دیتا ہے......

کیونکہ ایسا کرنا امر بالمعروف اور نہی المنکر کے زمرہ میں داخل ہے......

امراء اور سلاطین سے میل جول رکھنا:

ایسے امور جن کو ترک کرنا ضروری ہے...... ان میں تیسرا امر یہ ہے...... امراء اور

سلاطین سے راہ و رسم نہ رکھا جائے ......اور تو ان کو دیکھنا بھی گوارا نہ کرے...... کیونکہ ان کا دیکھنا، ان کی ہم نشینی اور ان سے راہ ورسم ......اور روابط بہت بڑی آفت ہیں......

اگر تو ان امور میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے تو......

ان کی مدح وثناء سے اپنے آپ کو دور رکھ...... کیونکہ اللہ تعالیٰ غضب میں آتا ہے جب فاسق و ظالم کی تعریف و توصیف کی جائے اور...... جس نے ان ظالم امراء کی درازئ عمر کی دعا کی تو اس نے اپنے عمل سے اس بات کو پسند کیا کہ ......زمین میں اللہ کی نافرمانی کی جائے۔

امراء کے ہدیہ اور عطیہ کو قبول نہ کرنا:

ایسے امور جن کا ترک کرنا لازم ہے...... ان میں چوتھا امر یہ ہے...... کہ امراء کے عطیات اور ان کے ہدایا کو قبول نہ کیا جائے ......اور اگر چہ تجھے علم ہے کہ یہ مال حلال ہے کیونکہ ان کی جانب سے طمع و حرص دین کو برباد کر دیتی ہے کیونکہ اس سے مداہنت پیدا ہوتی ہے ان کی جانب رعایت اور...... ان کے ظلم میں موافقت پیدا ہوتی ہے۔

یہ سب کچھ دین میں فساد ہے......

اس کا کم سے کم نقصان یہ ہے کہ......

جب تو ان عطیات اور ہدایا کو قبول کرے گا......اور ان کی دنیا سے نفع و فائدہ حاصل کرلے گا تو لازماً ان سے محبت کرے گا اور جو کسی سے محبت کرتا ہے...... اس کی درازئ عمر کا خواہاں ہوتا ہے اور بالضرورۃ اس کی بقا کا طلب گار ہوتا ہے......

اور ظالم کی بقاء میں محبت کرنا اللہ کی مخلوق پر اس کے ظلم کا ارادہ کرنا ہے......اور کائنات کو برباد کرنے کا ارادہ کرنا ہے۔

پس کون سی چیز ہے...... جو اس سے زیادہ دین و عاقبت کو ضرر پہنچانے والی ہو......اور بچو، بچو اس بات سے کہ تو دھوکہ کھا جائے...... شیاطین کی فریب کاریوں سے......

اور بچنا کہیں دھوکہ نہ کھا جانا بعض لوگوں کی اس بات سے کہ......افضل و اولیٰ یہ ہے کہ تو ان سے درہم و دینار وصول کرے اور اسے تقسیم کرے...... فقراء اور مساکین کے درمیان کیونکہ یہ لوگ مال خرچ کرتے ہیں فسق اور نافرمانی میں...... تیرا ضعیف اور کمزور مسلمانوں...... کو مال و دولت خرچ کرنا ان اصحابِ معصیت پر خرچ کرنے سے بہتر ہے۔

کیونکہ شیطان لعین نے......اس وسوسہ سے بہت سے لوگوں کی گردنوں کو کاٹ کر رکھ دیا...... یعنی انہیں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

اور بھی بہت سے آفات ہیں...... جنہیں ہم نے......احیاء العلوم الدین میں ذکر کر دیا پس ان امور کو وہاں تلاش کرو۔

اب ان چار امور کا ذکر ہوتا ہے...... جن کا کرنا تیرے لئے بہت مناسب ہے۔

اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرنا :

وہ امور جن کو سرانجام دینا ضروری ہے ان میں پہلا یہ ہے کہ تو......

اپنے تمام معاملات کو......اللہ تعالیٰ کے سپرد کردے......اس حیثیت سے کہ اگر تیرے ساتھ وہی...... معاملہ تیرا غلام کرے ......تو اس معاملہ میں اس سے راضی ہو جائے......اور تیرا دل اس پر تنگ نہ ہو اور نہ تجھے غیظ و غضب آئے۔

اور وہ بات جسے تو ناپسند کرتا ہے...... کہ تیرا مجازی غلام تجھ سے کرے ایسی بات اللہ تعالیٰ کے لیے بھی کرنے سے خود باز رہ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو...... تیرا حقیقی آقا ہے۔

جو اپنے لئے پسند ہے لوگوں کے لیے بھی وہی پسند کرو :

دوسری بات یہ ہے کہ......

جب بھی تو لوگوں سے معاملہ طے کرنے لگے...... تو ان سے اس طرح برتاؤ کر جس طرح تو چاہتا ہے کہ وہ تیرے ساتھ برتاؤ کریں۔

کیونکہ......

لا یکمل ایمان عبد حتی یحب لسائر الناس ما یحب لنفسه

بندے کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا...... جب تک وہ تمام لوگوں کے لیے وہی پسند نہ کرے جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

آخرت سنوارنے والا علم حاصل کرو :

تیسری بات یہ ہے کہ :

جب تو کوئی علم حاصل کرنا چاہے...... یا کسی کتاب کا مطالعہ کرنا چاہے تو تیرا علم و مطالعہ ایسا ہونا چاہئے...... جو تیرے دل کی اصلاح کرے اور تیرے نفس کو طیب و طاہر کر دے۔

جیسے......

اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ...... تیری عمر صرف ایک ہفتہ ہے تو لازمی بات ہے...... کہ تو اس وقت علم فقہ و خلاف، علم اصول و کلام اور ان جیسے علوم میں ہرگز مشغول نہیں ہوگا...... کیونکہ تجھے علم ہے کہ یہ علوم اب تجھے کوئی فائدہ نہ دیں گے۔

بلکہ......

تو اپنے دل کی نگرانی میں مشغول ہو جائے گا......

اپنے نفس کی صفات کو پہچانے گا......

تعلقات دنیا سے منہ موڑ لے گا......

اپنے نفس کو مذموم اخلاق سے پاک کر لے گا......

اور اللہ تعالیٰ کی محبت...... اور اس کی عبادت میں مشغول ہو جائے گا اور اپنے نفس کو اوصاف حسنہ سے متصف کرے گا۔

الغرض......

بندے پر کوئی دن اور رات ایسا نہیں گزرتا مگر...... اس بات کا امکان ہے کہ اس میں اس کی موت واقع ہو جائے۔

اے لختِ جگر!

مجھ سے ایک اور بات سنو...... اور اس میں خوب غور و فکر کرو اتنا غور و فکر کرو...... کہ تجھے نجات کی راہ مل جائے۔

اگر تجھے اطلاع دی جائے...... بادشاہ وقت ایک ہفتہ کے بعد تجھ سے ملنے کے لئے آرہا ہے۔

تو مجھے معلوم ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ......

تو اس عرصے میں جس جس جگہ بادشاہ کی نظر پڑ سکتی ہے...... اس کی اصلاح اور درستگی میں مشغول ہو جائے گا مثلاً تو......

اپنے کپڑے صاف کرے گا، بدن کی دیکھ بھال کرے گا......

گھر کو آراستہ کرے گا اور بستر صاف ستھرا کرے گا......

اب غور و فکر کر میں نے کس جانب اشارہ کیا ہے...... تو تو بڑا فہیم اور سمجھدار ہے

دانا و بینا کے لیے تو ایک ہی بات کافی ہوا کرتی ہے......

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللّٰہ لا ینظر الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و نیاتکم

اللہ تعالیٰ تمہاری شکل و صورت...... اور تمہارے ظاہری اعمال کو نہیں دیکھتا

......بلکہ اس کی نظر تو تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں پر ہے......

اگر چہ...... تو احوال قلب کے علم کا ارادہ رکھتا ہے...... تو احیاء العلوم وغیرہ میری تصنیفات کا مطالعہ کرو...... یہ علم، علم احوال قلب، فرض عین ہے...... اور اس کے علاوہ باقی علوم کا حصول، فرض کفایہ ہے...... مگر اتنی مقدار فرض ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کیے جا سکیں۔

اللہ تعالیٰ اتنی توفیق عطا فرمائے کہ...... تو علم احوال قلب حاصل کر لے۔

بقدر ضرورت روزی رکھو:

چوتھی بات یہ ہے کہ......

ایک سال سے زائد گھر میں اناج نہ رکھنا...... (یہ ایک سال بھی اس لئے کہ بندہ دلجمعی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہے)...... جیسے حضور ﷺ اپنوں کے بعض حجرات کے لیے ایسا کرتے تھے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اللھم اجعل قوت آل محمد کفافا

اے اللہ آل محمد ﷺ کی روزی اتنی رکھنا...... جتنی انہیں ضرورت ہو......

(ضرورت سے زائد نہیں)

آپ اپنوں کے تمام...... حجرات کے لیے ایسا نہ کرتے تھے بلکہ......

آپ کی ازواج مطہرات میں سے...... جو یقین کی خصوصی دولت سے مالا مال تھیں (جیسے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تو...... حضور علیہ السلام ﷺ ان کے لئے دن بلکہ آدھے دن سے زائد روزی کا اہتمام نہ فرماتے تھے۔

اے لخت جگر!

میں نے اس رسالہ میں تیرے سوالوں کے جوابات لکھ دیئے ہیں...... اب تیرے لیئے یہی مناسب ہے کہ تو ان پر عمل کرے......

ایک اور اہم بات کہ ...... اپنی نیک اور صالح دعاؤں میں مجھے یاد رکھنا نہ بھولنا ...... اے میرے بیٹے تو نے یہ لکھا میں تیرے لئے کوئی دعا لکھ بھیجوں۔

دعائیں احادیث مبارکہ کی کتب صحاح میں بے شمار ہیں...... وہاں سے تلاش کرو۔

ایک دعا لکھتا ہوں اس دعا کو اپنے قیمتی لمحات میں پڑھو...... خصوصاً نمازوں کے بعد ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگو۔

اللهم انى اسئلك من النعمة تمامها ومن العصمة دوامها ومن الرحمة شمولها ومن العافية حصولها ومن العيش ارغده و من العمر اسعده ومن الاحسان اتمه ومن الانعام اعمه ومن الفضل اعذبه ومن اللطف اقربه۔

اللهم كن لنا ولا تكن علينا اللهم اختم بالسعادة اجالنا وحقق بالزيادة امالنا و اقرن بالعافية غدونا و اصالنا و احعل الى رحمتك مصيرنا و مالنا واصبب سحال عفوك على ذنوبنا ومن علينا باصلاح عيوبنا واجعل

التقوی زادنا وفی دینك اجتهادنا وعلیك توكلنا واعتمادنا۔

اللھم ثبتنا علی نھج الاستقامة واعذنا فی الدنیا من موجبات الندامة یوم القیامة وخفف عنا ثقل الاوزار و ارزقنا عیشة الابرار و اکفنا و اصرف عنا شر الاشرار و اعتق رقابنا و رقاب ابائنا و امھاتنا و مشائخنا من النار برحمتك یا عزیز یا غفار یا کریم یا ستار یا حلیم یا جبار ...... یا اللّٰہ...... یااللّٰہ...... یااللّٰہ......یارحیم......یا رحیم......یا ارحم الراحمین و یا اول الاولین و یا آخر الاخرین و یا ذالقوة المتین و یا ارحم المساکین و یا ارحم الارحمین لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین۔

اے اللہ میں تجھ سے تیری نعمتوں کا سوالی ہوں......ادھوری نعمتیں نہیں مکمل نعمتیں عطا فرما......

میں تجھ سے گناہوں سے پاک وصاف ہونا مانگتا ہوں......دن دو دن کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے......

میں تجھ سے رحمت مانگتا ہو......جو میرے تمام امور ومعاملات کو شامل ہو۔

میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں جو ہمیشہ مجھے حاصل رہے......

میں تجھ سے خوشحال زندگی مانگتا ہوں......

سعادتوں سے لبریز عمر طویل مانگتا ہوں......

کامل ومکمل احسان مانگتا ہو......

عمومی انعام واکرام مانگتا ہوں......

تیرے فضل وکرم سے میٹھے اور شیریں فضل کا سوالی ہوں......

ایسے لطف کا سوالی ہوں جو تیری بارگاہ کے اور قریب کر دے......

اے اللہ...... تو ہمارا ہو جا......

تو ہمارے برخلاف نہ ہونا......

ہماری زندگیوں کا اختتام سعادت و نیک بختی سے کرنا......

ہماری امیدیں پوری کر دے بلکہ امیدوں سے بڑھ کر عطا فرما......

ہماری زندگیوں کی صبحیں، ہماری زندگی کی شامیں عافیت سے ہمکنار فرما......

ہمارا انجام و اختتام اپنی رحمت کی جانب فرما......

ہمارے گناہوں کی سیاہی پر اپنے عفو و مغفرت کے بڑے بڑے ڈول انڈیل دے......

ہمارے عیوب کی اصلاح فرما کر ہم پر احسان فرما......

تقوی کو ہمارا زادِ راہ بنا......

ہماری زندگی کی ساری کوششیں اپنے دین کی خدمت میں صرف فرما......

اے اللہ...... تیری ہی ذات پر ہمارا توکل اور ہمارا بھروسہ ہے......

اے اللہ...... استقامت کی شاہراہ پر ثابت قدم رکھنا......

دنیا میں ہمیں ایسے کاموں سے بچائے رکھنا جن کے سبب قیامت کو ندامت اٹھانی پڑے گناہوں کا بوجھ ہم سے ہلکا کر دے......

ہمیں نیک اور صالح لوگوں جیسی زندگی عطا فرما......

اے اللہ تو ہمیں کافی ہو جا......

ہم سے شریر لوگوں کے شر کو دور فرما......

ہمیں ہمارے آباء واجداد کو ہماری ماؤں بہنوں کو اور ہمارے مشائخ کرام کو جہنم کی

آگ سے آزاد فرما......

یہ سب کچھ رحمت و کریمی سے عطا فرما......

یاعزیز......	یاغفار......
یاکریم......	یاستار......
یاحلیم......	یاجبار......
یااللہ......	یااللہ......
یااللہ......	یااللہ......
یارحیم......	یارحیم......

یاارحم الراحمین......

یااول الاولین......	یاآخرالاخرین......
یاذالقوۃ متین......	یاراحم المساکین

یاارحم الراحمین......

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

وصلی اللہ علی سیدنا محمد و اٰلہ و صحبہ اجمعین

والحمد للہ رب العالمین

باپ

(از۔ادارہ)

باپ کو عربی زبان میں ''اب'' کہتے ہیں۔یہ لفظ قرآن مجید میں مختلف اعراب کے ساتھ 119 مرتبہ آیا ہے۔اب کا حقیقی معنیٰ ''والد'' ہے۔یہ تین حرفی لفظ ہے۔یہ تین حرف نہ ہوں تو بچے کے لیے ایک حرف سیکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔یہی ہستی اسے حرف سے آشنا کرتی ہے تا کہ اس کی زندگی پر حرف نہ آئے پھر وہ حرف شناس بن جاتا ہے۔جب تک باپ زندہ رہتا ہے اولاد کا دکھ سہتا ہے۔باپ Home State کا صدر بھی ہوتا ہے اور وزیر خزانہ بھی،جس کی جیب سے بیوی اور بچوں کا خرچہ چلتا ہے۔اس لیے فرانسیسی کہاوت ہے: A Father is a banker provided by nature

''باپ سورج کی مانند ہے۔سورج گرم تو ہوتا ہے،مگر نہ ہو تو اندھیرا چھا جاتا ہے۔''

عرب کا مشہور شاعر جریر،فرزدق کا ہم عصر تھا۔ایک مرتبہ ۸۰ شاعر جریر کے مقابلے پر آئے مگر جریر نے شاعری میں سب کو مات کر دیا۔ایک شخص نے ایک دن جریر سے پوچھا کہ سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ جریر نے اسے ساتھ لیا اور اپنے باپ عطیہ کے گھر گیا۔اس کا باپ اندر بکری کو باندھ کر اس کے تھن سے دودھ پی رہا تھا۔دروازے پر پہنچ کر جریر نے آواز دی،ابا جان باہر آئیے۔فوراً ایک بدشکل اور خستہ حال بڑے میاں باہر آئے،ان کی ڈاڑھی سے دودھ ٹپک رہا تھا۔جریر نے اپنے ساتھ آنے والے سے کہا یہ میرے والد ہیں جو بکری کے تھن سے منہ لگا کر دودھ پی رہے تھے،اس لیے کہ اگر برتن میں ڈال کر دودھ پیتا تو آواز سن کر کوئی مانگ لیتا اور سن سب سے بڑا شاعر وہ ہے جو ایسے غریب باپ کے ہوتے ہوئے بھی فخر و مباہات میں ۸۰ شعرا کو مات کر دے۔اس باپ کو لے کر ان سب سے مقابلہ کرے اور ان سب کو مغلوب کر دے۔(تاریخ ادب عربی،صفحہ 266)

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جب اللہ ان کو بڑا عہدہ عطا کرتا ہے یا امیر کر دیتا ہے تو وہ اپنے ان پڑھ یا مفلس والد کو لوگوں کے سامنے لاتے ہوئے ہچکچاتے ہیں کہ کہیں بے عزتی نہ ہو جائے۔میں دعوے سے کہتا ہوں کہ باپ جیسا بھی ہو باپ ہوتا ہے۔آپ بے دھڑک تعارف کروائیں،اللہ کی قسم آپ کی یہ ادا آپ کو اور بلند عطا کرے گی۔

حدیث مبارکہ ہے کہ ''اللہ کی رضا والد میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔''

دوسری حدیث میں ہے کہ'' باپ جنت کے سب دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہے اب تو چاہے تو اس دروازے کو کھودے یا نظر رکھ۔''

کسی بادشاہ نے ایک تیلی سے پوچھا ایک من تلوں میں کتنا تیل نکلتا ہے؟ تیلی نے کہا: ''دس سیر'' پھر پوچھا دس سیر میں سے؟ تیلی نے جواب دیا ''اڑھائی سیر'' بادشاہ نے پوچھا ''اڑھائی سیر میں سے؟'' تیلی نے کہا ''اڑھائی پاؤ'' آخر کار بادشاہ نے پوچھا ایک تل میں سے کتنا تیل نکلتا ہے؟ تیلی نے عرض کیا کہ ''اتنا تیل نکلتا ہے کہ ناخن کا سرا تر ہو جاتا ہے۔'' اپنے کاروبار میں تیلی کی اتنی باریک بینی سے بادشاہ خوش ہوا اور کہا علم دین سے بھی کچھ واقفیت ہے؟ تیلی نے کہا نہیں، بادشاہ نے ناراض ہو کر کہا دنیاوی کاروبار میں اس قدر ہوشیار اور علم دین میں بالکل کورا۔ اس کو قید خانے میں ڈال دیا جائے۔ قریب ہی تیلی کا لڑکا کھڑا تھا، مؤدبانہ عرض کیا: ''بادشاہ سلامت یہ قصور میرے باپ کا نہیں اس کے باپ کا ہے جس نے اس کو تعلیم سے بے بہرہ رکھا۔ میرے باپ کا قصور تب ہوتا اگر یہ مجھے تعلیم نہ دلواتا۔ میرا باپ مجھے تعلیم دلوا رہا ہے، آگے آپ کی مرضی۔

بادشاہ جواب سن کر خوش ہوا اور کہا، تمھاری تھوڑی سی تعلیم نے نہ صرف اپنے باپ کو مصیبت سے چھڑا لیا بلکہ تمھیں بھی مستحق انعام ٹھہرایا۔

کیا آپ جانتے ہیں: حضرت محمد ﷺ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے والد نہیں تھے۔ حضرت شیث علیہ السلام کے والد کا نام لمک تھا۔ حضرت ادریس علیہ السلام کے والد کا نام قابیل تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ (یا آزر) تھا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے والد کا نام اسحاق تھا۔ حضرت یونس علیہ السلام کے والد کا نام متی تھا۔ حضرت مریم کے والد کا نام عمران تھا۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے والد کا نام ازن تھا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بہتر تحفہ نہیں دیا۔''

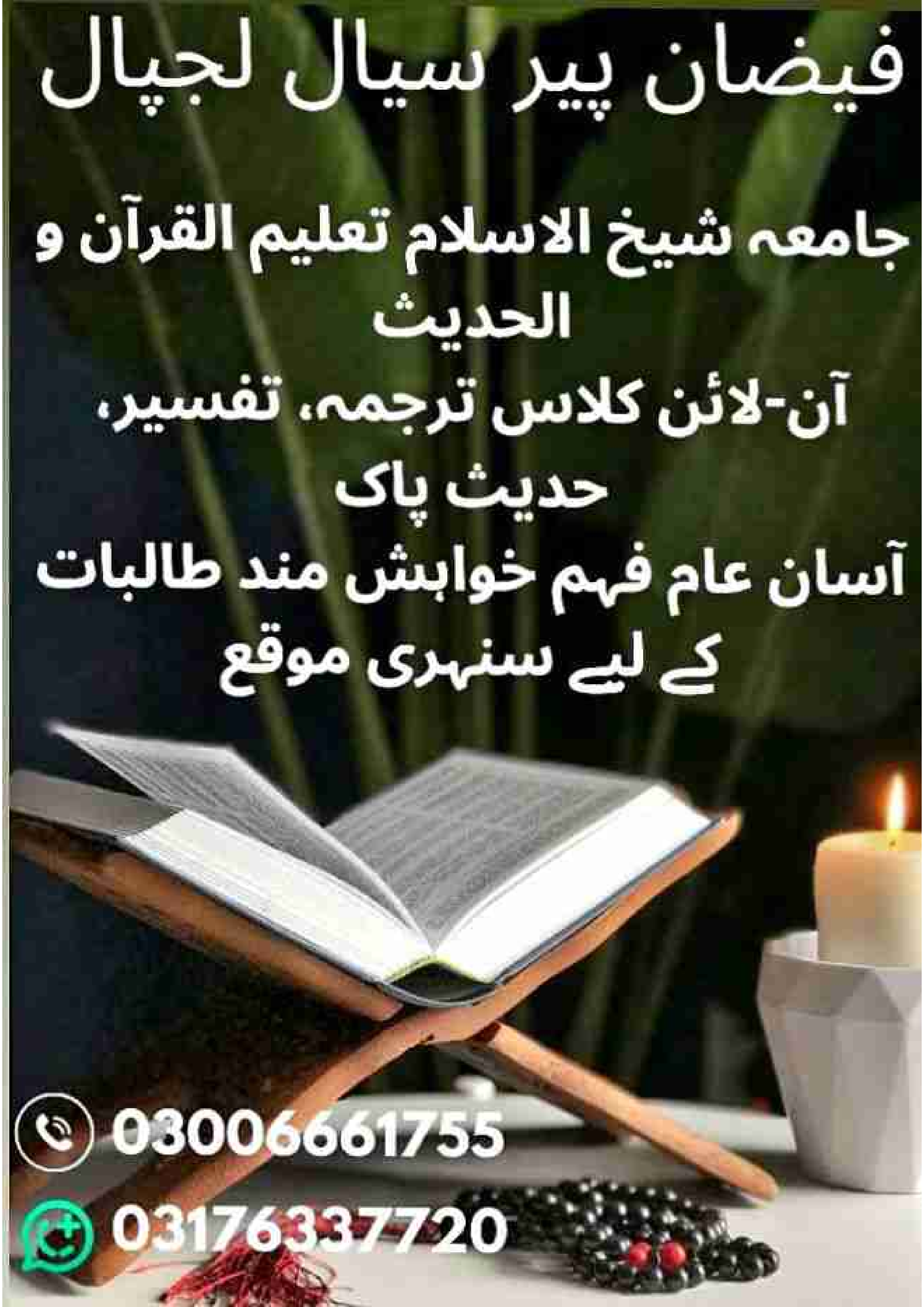
ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ماں باپ کو اف کہنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔

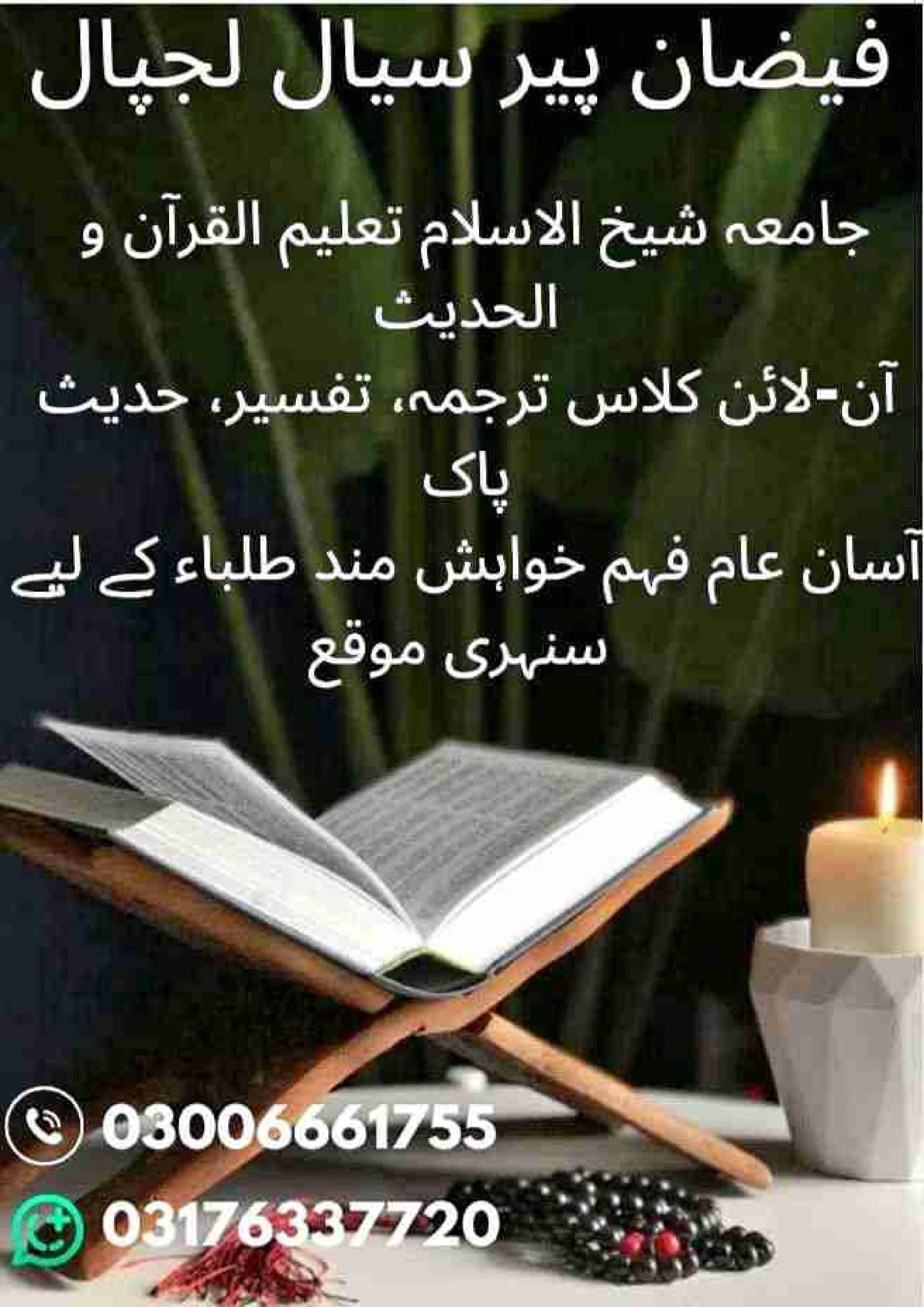
امام غزالی فرماتے ہیں کہ باپ کا بیٹے کے مال پر جبراً تصرف کرنا ظلم نہیں ہے۔

مارکو پولو کہتا ہے میں 1285ء میں اس شہر گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کے بادشاہ کے 362 بچے تھے۔

شیخ الاسلام احمد جامؒ 39 لڑکوں اور 30 لڑکیوں یعنی 69 بچوں کے باپ تھے۔

امام شافعیؒ نے فرمایا امام اعظم ابوحنیفہ فقہ میں تمام لوگوں کے باپ ہیں۔


فیضان پیر سیال لجپال
جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و
الحدیث
آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر،
حدیث پاک
آسان عام فہم خواہش مند طالبات
کے لیے سنہری موقع
03006661755
03176337720


فیضان پیر سیال لجپال
جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و
الحدیث
آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث
پاک
آسان عام فہم خواہش مند طلباء کے لیے
سنہری موقع
03006661755
03176337720

فیضان پیر سیال لجپال



03006661755

03176337720

فیضان پیر سیال لجپال

یہاں پر ہر قسم کی بیماری، ہر کام، مردوں عورتوں کے پوشیدہ امراض، آسیب جادو ٹونہ، اولاد کا نہ ہونا، شادی میں رکاوٹ، کاروباری بندش ہر کام قرآنی عملیات و تعویذات و اسلامی طبی اصولوں کے عین مطابق کیا جاتا ہے

جامعہ شیخ الاسلام آستانہ عالیہ چشتیہ زمانیہ
نیو پٹھان والا جنگ روڈ فیصل آباد

اوقات ملاقات

عصر تا عشاء فون پر وقت لے کر تشریف لائیں

03006661755

03176337720

خوش حالی کیلئے مجرب نسخہ

اُمیری، غریبی، مالی تنگ دستی اور خوش حالی کا نظام ربِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کی مشیّت پر ہے۔ مالی تنگ دستی نمازی اور بے نمازی کو دیکھ کر نہیں آتی۔ بڑے بڑے متقی اور پرہیز گار لوگ بھی معاشی تنگی کی آزمائش میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم بھی آزمائشوں اور اِمتحانات کی منزلیں طے کرتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہُ الکریم اپنے فضل وکرم سے ہر مسلمان مرد وعورت کو معاشی تنگی سے نجات اور دیگر آزمائشوں سے کامیابی کی نعمت کے ساتھ ہمکنار فرمائے اور اپنے پیارے محبوب کریم رءُوف ورحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقے ذلت والی محتاجیوں اور پریشانیوں سے محفوظ فرمائے۔

حضرت سیّدنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص حضرت سیّدنا نبی اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا' اُس نے اپنی غربت اور معاشی تنگی کی شکایت کی تو حضرت سیّدنا اِمام الانبیاء رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُسے فرمایا:

(۱) جب تم گھر میں داخل ہو خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو تو کہو:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(۲) ''پھر مجھ پر سلام پڑھو یعنی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہو اور

(۳) ''ایک مرتبہ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ ۚ اَللہُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ؏ پڑھو''۔

اُس شخص نے اَیسا ہی کیا (یعنی اُس نے اپنا معمول بنالیا۔ جب بھی اپنے گھر میں داخل ہوتا' دایاں قدم اَندر رکھتے ہی حضرت سیّدنا رسول کریم رءُوف ورحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اِرشادِ مقدس کے مطابق عمل کرتا) تو اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اُس پر دولت کی ریل پیل کردی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کو بھی دینے لگا۔ [1]

---

[1] تفسیر قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۵۰' تفسیر کبیر جلد ۱۶ جز ۳۲ ص ۱۷۴۔ کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱' جلاءُ الافہام عربی ص ۲۵۵ چھاپہ بیروت۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام ترجمہ جلاءُ الافہام ص ۲۵۶۔

پہاڑوں کے برابر قرض سے نجات کا وظیفہ

ایک جمعۃ المبارک کے دن حضور سیّدنا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''اے معاذ! کیا وجہ ہے میں نے تمہیں نماز جمعۃ المبارک میں نہیں دیکھا؟ عرض کیا' (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) میں نے ایک یہودی کا ایک اُوقیہ سونا قرض دینا تھا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہونے کے لئے نکلا تو یہودی نے مجھے روک لیا۔ حضرت سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ دُعائیہ کلمات نہ سکھاؤں کہ تو اُن کلمات سے دُعا کرے تو اگر صبیر پہاڑ جتنا بھی تم پر قرض ہوا تو اللہ (عزوجل) تمہاری طرف سے اَدا فرمادے گا۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو:۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (آل عمران: ۲۷-۲۶)

اِن کے ساتھ یہ کلمات پڑھو: رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمُهُمَا تُعْطِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا ارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَّنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَتَوَفَّنِيْ فِيْ عِبَادَتِكَ وَجِهَادًا فِيْ سَبِيْلِكَ.

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمائیں! اے میرے اللہ (جلّ جَلالک)! اے ملکوں کے مالک' تو جسے چاہے' بادشاہی عطا فرمادے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت عطا فرمائے' بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل فرما دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرما دیتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جسے چاہتا ہے بے گنتی رزق عطا فرماتا ہے۔ اے دُنیا اور آخرت کے رحمان ورحیم اُن میں سے جو جسے تو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اُن میں سے جس سے جو چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ مجھ پر اَیسی رحمت فرما جو مجھے دوسروں سے غنی کردے۔ مجھے فقر سے غنی کردے میری طرف سے قرض اَدا فرمادے مجھے اپنی عبادت میں مصروف فرمادے اور اپنی راہ میں جہاد کی حالت میں موت عطا فرما''۔ (ہر نماز کے بعد پانچ (۵) بار پڑھیں۔ اوّل آخر تین تین بار درود شریف بھی پڑھیں)

اور منثور جلد ۲ ص ۱۷۲' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص نمبر ۶۱۵' مجمع الزوائد میں دعا ص ... واک تک ہے جلد ۱۰ ص ۱۸۶۔

مصیبت اور وبا آنے سے پہلے اور بعد میں کی جانے والی دعائیں

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص یہ دعا شام کو تین مرتبہ پڑھے گا تو اسے صبح تک اچانک کوئی مصیبت نہ پہنچے گی اور جو شخص تین مرتبہ صبح کے وقت اسے پڑھے تو اسے شام تک اچانک کوئی مصیبت نہ پہنچے گی''۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○

''اللہ تعالیٰ کے نام سے، جس کے نام کے ساتھ آسمان و زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے''۔ (ابوداؤد: 5088)

اللہ تعالیٰ سے صبح شام عافیت کی دعا کرنا

اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ○

''اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت دے۔ اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے۔ اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اے اللہ! میں کفر اور تنگ دستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں''۔ (ابوداؤد: 5090)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دُعا سکھائی

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَیِّءِ الْاَسْقَامِ ○

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص، دیوانگی، کوڑھ اور تمام بُری بیماریوں سے''۔ (ابوداؤد: 1554)

''جو شخص کسی شخص کو مصیبت میں مبتلا دیکھے پھر کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ○

تو اسے یہ بلا نہ پہنچے گی'' (سنن ترمذی: 3432)

ازواجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امہات المومنین

1 **سیدہ خدیجہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلی وہ معزز عورت ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس سال تھی اور حضور ﷺ کی عمر (25) سال تھی۔ حضرت ابراہیم کے علاوہ حضور ﷺ کی تمام اولاد حضرت خدیجہ ہی سے ہے۔ سیدہ خدیجہ کے ہوتے ہوئے حضور ﷺ نے کسی دوسری عورت سے نکاح نہ فرمایا۔ ہجرت سے تین سال قبل حضرت خدیجہ کا انتقال ہوگیا۔ آپ کائنات کی واحد عورت ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجا۔

2 **سیدہ سودہ** رضی اللہ عنہا آپ کی والدہ کا نام شموس بنت زید ہے۔ قدیم الاسلام ہیں اور اپنے سابقہ شوہر کے ساتھ حبشہ کی طرف دوسری ہجرت فرمائی۔ آپ کے شوہر کا وہیں وصال ہوگیا۔ آپ پہلی وہ عورت ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ کے بعد نکاح فرمایا۔ تقریباً (4) سال کا عرصہ اکیلے حضور کی نکاح میں رہیں۔ حضرت معاویہ کی خلافت میں فوت ہوئیں۔

3 **سیدہ عائشہ** رضی اللہ عنہا آپ کی کنیت ام عبداللہ ہے اور آپ کی والدہ کا نام ام رومان بنت عویمر کنانیہ ہے۔ بعثت مصطفیٰ کے پانچ سال بعد پیدا ہوئیں۔ جب حضور ﷺ سے نکاح ہوا تو عمر (6) سال تھی اور (9) سال کی عمر میں رخصتی ہوئی آپ کے علاوہ حضور ﷺ نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہ فرمایا۔ امت کی عورتوں میں سب سے بڑی فقیہہ تھیں اور اکابر صحابہ آپ سے فتویٰ پوچھا کرتے۔ حضور ﷺ کے وصال کے وقت آپ کی عمر (18) سال تھی۔ 17 رمضان 58ھ ہجری کو وصال فرمایا حضرت ابوہریرہ نے آپ کا نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو بقیع میں دفن کیا گیا۔

4 **سیدہ حفصہ** رضی اللہ عنہا آپ کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون ہے جو حضرت عثمان بن مظعون کی بہن ہیں۔ بعثت سے (5) سال پہلے پیدا ہوئیں اور 3ھ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں کثرت سے روزہ رکھتیں اور کثرت سے نماز پڑھتیں حضرت عمر فاروق کے بعد مصحف شریف آپ ہی کے پاس رہتا تھا۔ یہاں تک کہ شعبان 45ھ کو آپ کا وصال ہوا۔

گیارہ امہات المومنین

وہ ہیں جن کے بارے میں اتفاق ہے ان گیارہ میں سے 2 ازواج کا رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں وصال ہوا: (1) سیدہ خدیجہ (2) سیدہ زینب بنت خزیمہ اور حضور ﷺ کے وصال وقت (9) ازواج مطہرات نکاح میں تھیں: سیدہ عائشہ، سیدہ سودہ، سیدہ ام سلمہ، سیدہ حفصہ، سیدہ زینب بنت جحش، سیدہ جویریہ، سیدہ ام حبیبہ سیدہ میمونہ، سیدہ صفیہ



5 **سیدہ زینب** بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ام المساکین کہا جاتا تھا۔ کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ مساکین پر مہربانی فرماتیں اور انہیں کھلاتیں، ان پر صدقہ فرماتیں۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد سیدہ زینب بنت خزیمہ سے نکاح فرمایا لیکن صرف چند ماہ صحبت مصطفیٰ میں رہنے کے بعد 4ھ میں آپ کا وصال ہوگیا۔ حضور ﷺ نے خود آپ کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

6 **سیدہ ام سلمہ** رضی اللہ عنہا آپ کا نام ھند بنت ابی امیہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر کنانیہ ہے اپنے پہلے شوہر ابوسلمہ کے ساتھ حبشہ کی طرف اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ ابوسلمہ کے وصال کے بعد رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو دنیا میں جنت کی بشارت عطاء فرمائی۔

7 **سیدہ جویریہ** رضی اللہ عنہا غزوۂ بنی مصطلق میں قید ہوئیں ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں جنھوں نے آپ کو مکاتبہ بنا دیا۔ حضور ﷺ نے سیدہ جویریہ کا بدل کتابت ادا فرمانے کے بعد آپ سے نکاح فرمایا آپ کا وصال 56ھ میں ہوا۔

8 **سیدہ زینب** بنت جحش رضی اللہ عنہا آپ کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں اور یوں سیدہ زینب بنت جحش حضور ﷺ کی پھوپھی زاد ہیں۔ 3ھ یا 5ھ میں حضور ﷺ نے آپ سے نکاح فرمایا۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد ازواج مطہرات میں سب سے پہلے آپ ہی کا وصال ہوا۔ آپ کا وصال 20ھ میں ہوا۔

9 **سیدہ ام حبیبہ** رضی اللہ عنہا آپ کا نام رملہ بنت ابی سفیان ہے اور آپ کی والدہ صفیہ بنت ابی العاص ہیں بعثت سے 12 سال قبل پیدا ہوئیں۔ پہلے شوہر عبیداللہ بن جحش کے ساتھ حبشہ ہجرت فرمائی لیکن آپ کے شوہر نے دین بدل کر عیسائیت کو اختیار کرلیا اور اللہ نے آپ کو حضور کا قرب عطاء فرمایا۔ ازواج مطہرات میں نسب کے اعتبار سے حضور ﷺ کی سب سے زیادہ قریبی ہیں۔ آپ کا وصال 44ھ میں ہوا۔

10 **سیدہ صفیہ** رضی اللہ عنہا بنت حیی سیدنا ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ غزوۂ خیبر میں قید ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد فرما کر نکاح فرمایا۔ 50ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا: تو نبی کی بیٹی، تمہارا چچا نبی اور نبی کی بیوی ہے۔

11 **سیدہ میمونہ** رضی اللہ عنہا آپ کی والدہ کا نام ھند بنت عوف تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قبل مسعود بن عوف ثقفی پھر ابورھم بن عبدالعزیٰ کے نکاح میں رہیں۔ ابورھم کے فوت ہونے کے بعد حضرت عباس نے آپ کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا۔ سیدہ میمونہ آخری وہ عورت ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔